عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۲ | یکم تا ۷/ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق یکم تا ۷/ اگست ۲۰۰۳ء | شمارہ:۱۰

قیمت: ۷ روپے

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

کشمیر میں قادیانی سازشیں

نحوست کا جاہلانہ تصور

تھوڑی دیر اہلِ حق کے ساتھ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے؟

س:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ جو دوسرے آدمی شریک سفر تھے وہ غالباً حضرت خضرؑ تھے عام خیال یہی ہے۔ حضرت خضرؑ کا پیغمبر ہونا قرآن سے ثابت نہیں، پیغمبر کے بغیر کسی پر وحی بھی نازل نہیں ہوتی۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، تو پھر حضرت خضرؑ کو ظالم بادشاہ، نافرمان بچے اور دیوار والے خزانے کے متعلق کس طرح علم ہوا؟

ج:...... قرآن کریم کی ان آیات سے جن میں حضرت موسیٰ وحضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے، یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور یہی جمہور علماءؒ کا مذہب ہے۔ اور جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ وہ نبی نہیں تھے شاید ان کی مراد یہ ہو کہ دعوت و تبلیغ کی خدمت ان کے سپرد نہیں تھی بلکہ بعض تکوینی خدمات ان سے لی گئیں، بہرحال حق تعالیٰ شانہ سے براہ راست ان کو علم عطا کیا جانا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کو ظالم بادشاہ، نافرمان بچے اور دیوار والے خزانے کا علم ہوجانا بذریعہ وحی تھا اور جو علم بذریعہ وحی حاصل ہوا سے علم غیب نہیں کہا جاتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے ناموں پر ''ؐ'' یا ''ؑ'' لکھنا:

س:...... عام طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے اسماء مبارک پر ''ؐ'' یا ''ؑ'' وغیرہ لگا دیتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

ج:...... پورا درود وسلام لکھنا چاہئے۔

صیغہ خطاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا:

س:...... قرآن مجید میں صلوا علیہ ہے۔ کیا صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنے سے درود کا حق ادا ہوجاتا ہے؟

ج:...... خطاب کے صیغہ کے ساتھ صلوٰۃ وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر کہنا چاہئے۔ دوسری جگہ غائب کے صیغہ سے کہنا چاہئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کے جو صیغے امت کو تعلیم فرمائے ہیں وہ غائب کے صیغے ہیں۔

طائف سے مکہ آمد پر ایک اشکال:

س:...... کیا جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے تو آپ کی مکہ مکرمہ سے شہریت ختم کردی گئی تھی اور پھر آپ کسی شخص کی امان حاصل کرکے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔ اگر ایسا ہے تو اس شخص کا نام بھی تحریر فرمائیں کہ وہ کون شخص تھا؟

ج:...... مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے سیرۃ المصطفیٰؐ (جلد ۱ صفحہ ۲۸۱) میں، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ نے سیرت کبریٰ (جلد ۲ صفحہ ۱۰۷) میں طبقات ابن سعد کے حوالے سے (سیرت مصطفیٰ میں زادالمعاد کا حوالہ بھی دیا گیا ہے) اور حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ (جلد ۳ صفحہ ۱۳۷) میں اموی کی مغازی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ مطعم بن عدی کی پناہ میں تشریف لائے تھے، اور پناہ میں آنے کا یہ مطلب نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے کہ اس سے پہلے مکہ کی شہریت ختم کردی گئی تھی، بلکہ یہ مطلب تھا کہ مطعم بن عدی نے ضمانت دی تھی کہ آئندہ اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ستائیں گے۔

حواری کسے کہتے ہیں؟

س:...... ہم نے قرآن پاک میں حواریوں کا ذکر تیسرے، ساتویں اور اٹھائیسویں پارے میں پڑھا ہے۔ یہ حواری کون لوگ تھے؟

ج:...... حواری کا لفظ ''حور'' سے ہے۔ جس کے معنی سفیدی کے ہیں ان آیات میں ''حواری'' کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص احباب واصحاب کے لئے استعمال ہوا ہے جن کی تعداد بارہ تھی۔ حواری کا لفظ اردو میں بھی مخلص اور مددگار دوست کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ وارث سرہندی صاحب کی کتاب ''علمی لغت'' میں ہے:

''حواری: خاص، برگزیدہ، مددگار، دھوبی، حضرت عیسیٰؑ کا صحابی، وہ جس کا بدن بہت سفید ہو۔''

وہ کافر گروہ جس کا ذکر سورۃ الصف کی آیت ۱۴ میں ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تو عیسائیوں کے تین گروہ ہوگئے، ایک نے کہا کہ وہ خود ہی خدا تھے اس لئے آسمان پر چلے گئے، دوسرے نے کہا کہ وہ خدا تو نہیں مگر خدا کے بیٹے تھے، اس لئے باپ نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس بلالیا، یہ دونوں گروہ کافر ہوگئے۔ تیسرا گروہ مسلمانوں کا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے تحت ان کو آسمان پر اٹھالیا (اور قرب قیامت میں وہ پھر نازل ہوں گے) یہ گروہ مومن تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور ان کے سچے پیروکاروں کا یہی عقیدہ تھا۔

عشرہ مبشرہ کس کو کہتے ہیں؟

س:...... عشرہ مبشرہ کس کو کہتے ہیں

ج:...... عشرہ مبشرہ ان دس صحابہ کو کہتے ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وقت میں جنت کی بشارت دی، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں: (۱) ابوبکرؓ (۲) عمرؓ (۳) عثمانؓ (۴) علیؓ (۵) طلحہؓ (۶) زبیرؓ (۷) عبدالرحمن بن عوفؓ (۸) سعد بن ابی وقاصؓ (۹) ابوعبیدہ بن جراحؓ (۱۰) سعید بن زید رضی اللہ عنہم اجمعین۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بے شمار ہیں وہ خواتین جنت کی سردار ہوں گی، مگر ''عشرہ مبشرہ'' ایک خاص اصطلاح ہے۔ ان میں حضرت فاطمہؓ شامل نہیں۔ اسی طرح دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے جنت کی بشارتیں ملیں لیکن ''عشرہ مبشرہ'' میں ان کو شمار نہیں کیا جاتا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۲ شمارہ: ۱۰ یکم تا ۷ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق یکم تا ۷ اگست ۲۰۰۳ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
کاتبل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم (امام غزالیؒ)	6
تھوڑی دیر اہل حق کے ساتھ (مولانا محمد یونس گرامی ندوی)	11
نحوست کا جاہلانہ تصور (مولانا بدیع الزماں قاسمی)	14
حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا مجاہدانہ کردار (مولانا عبدالقدوس محمدی)	17
مرزائیوں کی خطرناک سازشیں (حضرت مولانا محمد رحمت اللہ میرقاسمی)	20
عالمی خبروں پر ایک نظر	23

زرتعاون بیرون ملک، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۴۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۲۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق بعید، ایشیائی ممالک: ۳۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی ۱۷۵ روپے، سالانہ ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم......تیاریاں مکمل ہوگئیں

۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد امریکہ اور یورپی ممالک میں مسلمانوں کے لئے حالات خاصے کشیدہ ہوئے اور ہر مسلم تنظیم اور جماعت کے لئے دینی کام کرنا بہت مشکل ہوگیا حتی کہ تبلیغی جماعت تک کے کام پر خفیہ اداروں کی نگاہیں مرکوز ہوگئیں۔ بعض اداروں اور جماعتوں نے اپنے کام کا انداز بدل لیا تاکہ وہ حالات کی کشیدگی کا شکار نہ ہوں لیکن ایسے نامساعد حالات میں بھی بیشتر مذہبی جماعتوں نے عزیمت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنے کام کو اپنے سابقہ انداز میں جاری رکھا اور تمام تر تفتیش اور تحقیقات کا کھلے عام سامنا کیا جس نے واضح طور پر یہ ثابت کر دیا کہ دینی کام کرنے والی جماعتیں اپنے کاز اور مقاصد کو پیش نظر رکھتی ہیں اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرنا ان کی فطرت میں شامل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تو تاریخ ہی عزیمت اور قربانیوں سے پُر ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں جب علمائے کرام کو قادیانیت کی خلاف اسلام تحریک کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت برصغیر پر انگریز حکمران تھے اور اتفاق یہ ہے کہ اس وقت تحریک آزادی کی قیادت بھی علمائے کرام ہی کر رہے تھے۔ اس بنا پر حکومت کی نظروں میں علمائے کرام کی ایک ایک حرکت حکومت کے عدم استحکام کا باعث تھی۔ اس لئے وہ حکومت کی کڑی نظروں میں تھے۔ ایسے وقت میں ان علمائے کرام نے شعبہ تحفظ ختم نبوت کے تحت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام شروع کیا تو حکومت نے اس تحریک کو اپنے خلاف سمجھا اور قادیانیوں کی بھرپور پشت پناہی کی۔ شعبہ تحفظ ختم نبوت کے زعماء امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا لال حسین اخترؒ' شیخ حسام الدینؒ' مولانا محمد حیاتؒ' ماسٹر تاج الدینؒ' چوہدری طفیل اور دیگر علمائے کرام نے جیل کی صعوبتوں اور عدالتی کارروائیوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور آخرکار اپنے قول و فعل سے واضح کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ عقائد اور دین کی بنیاد پر ہے' سیاسی مفادات یا وقتی مصالح کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور آخرکار انگریز حکومت کو شعبہ تحفظ ختم نبوت کے اس موقف کو تسلیم کرنا پڑا۔ مگر حکومتوں کی اپنی مصالح ہوتی ہیں۔ شعبہ تحفظ ختم نبوت اسی انداز میں کام کر کے مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتا رہا تا آنکہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستانی حکومت میں شامل وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی نے حکومت کو یہی باور کرانے کی کوشش کی کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ایک لبادہ ہے' دراصل اس کی پشت پر حکومت مخالف اور پاکستان مخالف منصوبہ کارفرما ہے۔ شعبہ تحفظ ختم نبوت کے زعماء نے اس وقت کی ملکی قیادت نوابزادہ لیاقت علی خان' سردار عبدالرب نشتر سے ملاقات میں واضح کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے' اس کا سیاسی میدان سے کوئی تعلق نہیں۔ حکومتی ارکان کے سامنے اس موقف کے واضح ہونے کے بعد تحفظ ختم نبوت کے کام میں رکاوٹیں کچھ کم ہونے کا امکان پیدا ہوا مگر قادیانی لابی نے حکومتوں کو نا کام بنانے اور وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خان کو شہید کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس واقعہ کے بعد قادیانیوں کے حکومت میں عمل دخل اور انہیں غیر مسلم قرار دلوانے کے مطالبہ نے زور پکڑا لیکن اس وقت تک حکومت میں قادیانی زور پکڑ چکے تھے جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء میں ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت اس وقت کی حکومت کے ظالمانہ اقدامات کا شکار ہوکر شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ بہرحال بات یہ ہو رہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی نوعیت سیاسی مفادات' وقتی مصالح اور فوری ضرورت کے زیر اثر نہیں اور نہ ہی کسی اور میدان میں اس کے کام کا عمل دخل ہے بلکہ اس کا کام صرف عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ اس لئے ۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کے نامساعد حالات اور انگلینڈ' دیگر یورپی ممالک اور امریکہ کی تمام اسلامی تنظیموں کے تفتیشی دائرہ کار میں آنے کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ نے فیصلہ کیا کہ اگست ۲۰۰۲ء میں ہونے والی سترہویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں اپنے وقت اور مقام پر منعقد کی جائے اور اسی جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہو تاکہ مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بددلی اور مایوسی دور ہو۔ حضرت امیر مرکزیہ کا یہ فیصلہ الہامی فیصلہ ثابت ہوا اور مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا منظور احمد الحسینی اور خود قبلہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان کا ایک ماہ کا تفصیلی دورہ بہت کامیاب رہا اور کانفرنس بھرپور انداز میں کامیاب ہوئی۔ گزشتہ سالوں کی نسبت حاضری بہت زیادہ رہی۔ مسلمانوں میں جوش و خروش بھی بہت زیادہ دیکھنے میں آیا اور ان میں پائی جانے والی بددلی کی کیفیت ختم ہوئی' مایوسی کے بادل چھٹ گئے' انگلینڈ کے تمام شہروں میں ختم نبوت کے ترانے گونجنے لگے' قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کا سدباب ہوا اور ان پر چھائی ہوئی خوشیاں ماتم میں بدل گئیں۔ مرزا طاہر کی تمام تر پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کا بول بالا ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ کی سرگرمیاں حسب سابق عروج پر پہنچ گئیں۔ اس سال بھی اگرچہ حالات مسلمانوں کے لئے ایسے آزادانہ نہیں جس طرح گزشتہ ادوار میں تھے لیکن مسلمانوں نے جس طرح ہر دور میں نامساعد حالات کے باوجود اپنے دین کے پرچم کو سربلند رکھا اسی طرح آج کے کشیدہ اور ناموافق حالات میں بھی دین کے فریضہ سے غفلت نہیں برتی اور اپنے اپنے انداز میں اپنے دینی امور کو جاری رکھا جس کی وجہ سے یورپ کے مسلمانوں کے دلوں میں چھایا ہوا خوف کا گرد و غبار اب چھٹنا شروع ہوگیا ہے اور مسلمانوں کے حق میں حالات بہت بہتر ہوگئے ہیں۔ اس بنا پر اس بات کا تو تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس سال کانفرنس منعقد نہیں ہوگی' اس لئے حسب سابق گزشتہ سال ہی کانفرنس کے موقع پر اعلان کر دیا گیا تھا کہ ۲۰۰۳ء کی اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳/اگست بروز اتوار کو سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں بالکل اسی انداز میں اسی جوش و خروش کے ساتھ منعقد کی جائے گی۔ اس اعلان

کے بعد التوا کا تو سوال ہی ختم ہو گیا' البتہ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے لائحہ عمل طے کرنا باقی تھا۔ بدقسمتی سے بعض اسلام دشمن سازشوں کی وجہ سے گزشتہ سالوں میں پاکستان کے بعض ممتاز علمائے کرام کے برطانیہ میں داخلہ پر پابندی عائد کردی گئی جس کو چیلنج کرنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن ۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد قوانین کی تبدیلی نے برطانیہ' امریکہ اور دیگر یورپی ممالک کے عدالتی نظام کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر پاکستان کے بعض ممتاز علمائے کرام امسال کانفرنس میں شریک نہیں ہورہے لیکن ان کی کمی دیگر حضرات نے پوری کردی۔ امسال جون کے آخری عشرے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون امیر صاحبزادہ عزیز احمد' جمعیت علمائے برطانیہ کے افسر مہمانداری قاری محمد ہاشم کے ہمراہ لندن پہنچے اور فوری طور پر پورے برطانیہ کی مختلف مساجد میں کانفرنس کے اشتہارات لگوانے کی مہم شروع کی۔ حافظ تکین' مولانا منظور احمد الحسینی' حافظ اکرام الحق ربانی' حافظ اکرام (راچڈیل)' قاری محمد اسماعیل' مولانا سلیم دھورات' مولانا محمد سلیم' حافظ صابر' مولانا بلال پٹیل کی مشاورت سے ''کاروان ختم نبوت'' کے تحت پورے انگلینڈ میں تبلیغی مہم کا پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس پروگرام کے تحت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا سعید احمد جلال پوری' مفتی خالد محمود' مولانا منظور احمد الحسینی' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا اقبال اللہ' صاحبزادہ رشید احمد' حافظ محمد ایوب' قاری محمد ہاشم' حافظ اکرام الحق ربانی' مولانا عزیز الرحمن' مولانا عبدالرشید رحمانی نے ۱۴/جولائی سے یکم اگست تک کاروان ختم نبوت کے تحت انگلینڈ کے مختلف شہروں کے تفصیلی دورے کئے اور سینکڑوں مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت' قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں' مسلمانوں کو مرتد بنانے اور اسلام سے برگشتہ کرنے کے ان کے جارحانہ اقدامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے مسلمانوں کا رشتہ کاٹنے کی ان کی کوششوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے ان کو تلقین کی کہ ویب سائٹ' ٹی وی چینل اور سماجی اور رفاہی سرگرمیوں اور نوکریوں وغیرہ کے لالچ کے ذریعہ قادیانی گروہ نئی نسل کو گمراہ کرنے کے لئے بہت تیزی سے مصروف عمل ہے' اس لئے تمام مسلمان عام مسلمانوں بالخصوص نئی نسل کو ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں سے بچانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے جدوجہد کریں تاکہ نئی نسل کے دین وایمان کی حفاظت کی جاسکے اور اس سلسلے میں مکمل آگاہی حاصل کرنے کے لئے اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں ضرور شرکت کریں۔ اس دوران لندن' ویکفیلڈ' راڈھرم' بریڈفورڈ' راچڈیل' بولٹن' مانچسٹر' ڈنڈی' لیسٹر' ہڈرزفیلڈ' ڈیوزبری' لنکاسٹر' بلیک برن' کراولے' گلاسگو سمیت متعدد شہروں میں علمائے کرام کے خطابات ہوئے۔ جمعیت علمائے برطانیہ کی جانب سے کانفرنس کی کامیابی کے لئے ان سے وابستہ علمائے کرام مولانا عبدالرشید ربانی' مولانا موسیٰ پانڈور' مولانا اسلم زاہد' قاری محمد اسماعیل رشیدی' پیر محمد انور' مولانا اسلام علی' مولانا عبدالقادر' مولانا عبدالباری' مولانا امداد اللہ قاسمی' حافظ محمد ازہر' مولانا طارق علی' حافظ اکرام' شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند' مولانا ضیاء الحق وغیرہ نے بھرپور کوششیں کیں جبکہ ان کی جانب سے منعقدہ توحید وسنت کانفرنس میں تمام مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے اپنے اپنے علاقوں میں کوششیں کریں۔ جمعیت المسلمین اسکاٹ لینڈ کی جانب سے جامع مسجد اسکاٹ لینڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی اور اس میں ایک قافلہ تیار کیا گیا جو ختم نبوت کانفرنس میں اسکاٹ لینڈ کی نمائندگی کرے گا جبکہ دارالعلوم بری' دارالعلوم بلیک برن' دارالعلوم لندن' دارالعلوم لنکاسٹر' دارالعلوم ڈیوزبری' دعوۃ اکیڈمی مانچسٹر' جامع مسجد لیسٹر وغیرہ میں خصوصی اجتماعات منعقد ہوئے اور ان کے اساتذہ اور منتظمین نے ختم نبوت کانفرنس کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا۔ ان تیاریوں کے بعد اب کانفرنس انشاء اللہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ۳/اگست بروز اتوار سینٹرل جامع مسجد میں منعقد ہورہی ہے۔ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ انشاء اللہ دس بجکر تیس منٹ پر کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے جس سے جمعیت علمائے ہند کے امیر' جانشین شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ' مدرس حرم حضرت مولانا محمد مکی حجازی' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رئیس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن' حافظ حسین احمد رکن قومی اسمبلی وڈپٹی پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' قاری خلیل احمد بندھانی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ سکھر' مفتی خالد محمود نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال پاکستان' مولانا اقبال اللہ سواد اعظم اہلسنت پاکستان' جانشین شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا سعید احمد جلال پوری مدیر ماہنامہ بینات کراچی' مولانا فضل داؤ' صاحبزادہ عزیز احمد معاون امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا امداد اللہ قاسمی' جمعیت علمائے برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی' حافظ تکین نگران پرنسپل ختم نبوت سینٹر و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ انگلینڈ' صاحبزادہ سعید احمد' طہٰ قریشی' مولانا بلال پٹیل ٹرسٹی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ' حافظ اکرام الحق ربانی خطیب ختم نبوت سینٹر اسٹاک ویل گرین لندن' قاری عبدالحمید حکیم' مولانا مشتاق الرحمن جرمنی' مولانا سلیم دھورات' مولانا محمد حسین' مولانا نورالاسلام بنگلہ دیش خطاب کریں گے جبکہ مولانا محمد سلیم' حافظ بشیر' حاجی معصوم' حاجی افضل' حاجی سید اکبر' محمد اشفاق' قاری قربان' مولانا گل محمد' سید عمران زکی' محمد فیروز' مفتی محمد فاروق' پیر محمد انور' حافظ محمد ازہر' مولانا ہارون گجراتی' حافظ محمد افضل' مولانا علی بھائی' مولانا عبدالباری' مفتی محمد فاروق وغیرہ پر مشتمل کارکنان ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات سنبھالیں گے۔ کانفرنس میں انگلینڈ کے مختلف شہروں سے مسلمان کوچوں' گاڑیوں میں جلوسوں کی شکل میں پہنچیں گے۔ توقع ہے کہ بیس سے پچیس ہزار جاں نثاران ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ حافظ تکین اور مولانا منظور احمد الحسینی کانفرنس کے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیں گے۔ کانفرنس میں عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ' مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک جھوٹی مدعیان نبوت کے خلاف اسلام عقائد کی وضاحت' قادیانیوں کے کفریہ عقائد' نزول عیسیٰ علیہ السلام' انبیائے کرام علیہم السلام کی عظمت' نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان' اسلام امن ومحبت کا دین' اسلامی تشخص اجاگر کرنے کی اہمیت' نئی نسل کے ایمان کی حفاظت' دعوت وتبلیغ کا فریضہ اور مسلمانوں کو اپنے کردار سے غیر مسلموں کو دین اسلام کی دعوت دینے کی ضرورت جیسے اہم موضوعات پر علمائے کرام اظہار خیال کریں گے۔

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدرگاہ باری تضرع وزاری بہت کرتے اور ہمیشہ سوال کرتے کہ مجھ کو محاسن آداب اور مکارم اخلاق سے آراستہ کر! آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگتے:

"الٰہی! میرا ظاہر اور باطن اچھا کر۔"

اور فرماتے:

"الٰہی! تو نے میری پیدائش اچھی بنائی تو میری عادت بھی اچھی کر۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور اپنے وعدہ کو پورا کیا:

"ادعونی استجب لکم"

"تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔"

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آداب سکھائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن مجید سے ہے' سعد بن ہشامؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا حال ان سے پوچھا' انہوں نے فرمایا کہ تو قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں' انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن مجید سے تھا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق سے متعلق بیان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اخلاق کی خوبیوں کو پسند فرماتا ہے اور ان سے برے اخلاق سے بغض رکھتا ہے' حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ مرد مسلمانوں پر تعجب ہے کہ اس کے پاس اس کا مسلمان بھائی ضرورت کو آئے اور اپنے نفس کو دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے کے قابل نہ سمجھے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ہاں! مع اس بات کے جو اس سے بھی بہتر ہے یعنی جب قبیلہ بنی ...... کے قیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے گئے تو ان میں ایک لڑکی بھی تھی' اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصلحت سمجھیں تو مجھے رہا فرمادیں' میرا باپ حاتم طائی قیدی کو رہا کرتا تھا' بھوکے کا پیٹ بھرتا تھا' کبھی کسی حاجت کے طالب کو محروم نہیں پھیرا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکی! یہ صفت سچے ایمانداروں کی ہے' اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ہم اس پر اللہ کی رحمت کہتے' اور لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو' اس کا باپ مکارم اخلاق کو اچھا جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ ابو بردہؓ بن نیاز کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو دوست رکھتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کہ جنت میں بجز خوش اخلاق کے اور کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا محیط مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کو کردیا ہے اور منجملہ اس کے یہ باتیں ہیں: باہم اچھی طرح رہنا' مسلمان بیمار کو پوچھنا نیک ہو یا بد' جس شخص کے ہمسائے میں رہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اس کے ساتھ اچھی طرح رہنا' لوگوں میں صلح کرانا' غصے کا پی جانا' ابتدائے سلام کرنا' اس کے علاوہ غیبت' جھوٹ' بخل' زیادتی' کنجوسی' حیلہ' فریب' دغا' چغلی' بدخلقی' تکبر' شیخی' حسد' بداخلاقی' سرکشی' ظلم' آپس میں بگاڑ ڈالنے سے اجتناب کرنا۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح وصیت فرمائی: "خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' سچ بولنا' عہد پورا کرنا' امانت ادا

کرنا' خیانت نہ کرنا' یتیم پر رحم کرنا' ایمان پر جمے رہنا' قرآن کی سمجھ پیدا کرنا' آخرت کی عقوبت اور حساب سے خائف رہنا' سچے شخص کو جھوٹا مت ٹھہرانا' کسی گناہگار کی اطاعت نہ کرنا' امام عادل کی نافرمانی نہ کرنا۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمدہ نصیحت ایسی نہیں چھوڑی کہ جس کی طرف ہم کو نہ بلایا ہو اور کوئی عیب اس قسم کا نہ چھوڑا کہ جس سے ہم کو نہ ڈرایا ہو۔

عادات وخصائل:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دینار و درہم رات کو نہ رہتا تھا' اگر بچ رہتا اور ایسا شخص نہ ملتا' جس کو عطا فرمائیں تو اپنے مکان پر تشریف نہ لے جاتے' جب تک کہ کسی محتاج کو نہ دے چکتے' جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا' اس میں سے بجز سال بھر کی اپنی غذا کے نہ لیتے' جس چیز کا کوئی سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا اس کو مرحمت فرماتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سال بھر کی قوت میں سے بھی دے ڈالتے اور سائلین کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے' بعض اوقات برس گزرنے سے پیشتر (قوت) کی ضرورت پڑتی بشرطیکہ کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ آجاتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھتے اور کپڑے میں پیوند لگاتے' اپنے گھر کی ٹہل کرتے اور ازواج مطہراتؓ کے ساتھ گوشت کاٹتے' سب لوگوں سے حیادار تھے کہ کسی کے چہرے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نہ جمتی تھی' آزاد اور غلام کی دعوت منظور فرماتے' ہدیہ قبول فرماتے گو ایک گھونٹ دودھ کا ہو یا خرگوش کی ران' صدقہ کو نہ کھاتے' اپنے پروردگار کی خاطر غصہ فرماتے' حق کو جاری فرماتے گو اس میں آپ کا اور صحابہ کرام کا نقصان ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے غلام یا کسی دوسرے شخص کو سوار کر لیتے تھے' جو سواری بہم ہو جاتی اس پر سوار ہو جاتے' کبھی گھوڑے پر' کبھی اونٹ پر' کبھی خچر پر' کبھی پیادہ اور برہنہ پا' بغیر چادر اور عمامہ اور ٹوپی کے نہ چلتے' مدینہ منورہ کے دوسرے کنارے پر بیماروں کی عیادت کرتے' خوشبو کو پسند فرماتے اور بدبو کو مکروہ جانتے' فقیروں کے ساتھ بیٹھتے' مساکین کو ساتھ کھلاتے' جو لوگ اخلاق میں افضل ہوتے ان کا احترام کرتے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عذر کرتا اس کا عذر قبول فرماتے' مذاق فرماتے مگر سچ کے سوا اور کچھ نہ کہتے' مسکراتے لیکن زور سے نہ ہنستے' درست اور پاک کھیل کو دیکھتے تو اس کو منع نہ فرماتے' اپنے اہل کے ساتھ دوڑتے کہ کون آگے نکلتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آوازیں بلند ہوتیں اور آپؐ صبر فرماتے' اپنے اصحابؓ کے باغوں میں تشریف لے جاتے' کسی مسکین کو اس کے مفلس اور اپاہج ہونے کے سبب حقیر نہ جانتے' کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہت کی وجہ سے نہ ڈرتے بلکہ دونوں کو برابر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی جاتی کہ کسی مسلمان یا کافر عام یا خاص کے لئے بددعا کریں تو آپؐ اس سے اعراض کر کے دعائے خیر فرماتے' آپؐ نے دست مبارک سے وار کسی پر نہیں کیا بجز جہاد فی سبیل اللہ کے اور جو سلوک آپؐ کے ساتھ کیا گیا' اس کا بدلہ کبھی نہیں لیا اور جب کبھی دو امور میں آپ کو اختیار دیا گیا تو دونوں میں سے سہل کو پسند فرمایا' بشرطیکہ اس میں گناہ یا قطع قرابت نہ ہو کہ ان دونوں سے دور رہتے تھے' جو کوئی آزاد یا غلام خدمت میں حاضر ہوتا' آپ اس کے ساتھ اس کی حاجت میں کھڑے ہو جاتے' حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے آپؐ نے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ بات تو نے کیوں کی؟ اور جب آپؐ کے گھر والوں میں سے کسی نے مجھے ملامت کی (کسی نقصان یا غلطی پر) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اس کو کچھ مت کہو تقدیر میں یونہی ہونا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب گاہ میں کبھی عیب نہیں نکالا' اگر کسی نے بچھونا بچھا دیا تو لیٹ رہے' اگر بستر نہ ہوا تو زمین پر لیٹ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جس سے ملتے اول سلام کرتے اور جو کوئی آپ کو کسی کام کے لئے کھڑا کر لیتا تو توقف فرماتے' جب تک وہ شخص خود نہ چلا جاتا اور جو شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا تو اس وقت تک ہاتھ نہ چھڑاتے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا' جب اصحابؓ میں سے کسی سے ملتے تو اول مصافحہ کرتے' پھر اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنساتے اور خوب گرفت فرماتے' جب کھڑے ہوتے اور بیٹھتے تو ذکر الٰہی کرتے' اگر نماز پڑھتے وقت کوئی آبیٹھتا تو آپ اپنی نماز مختصر کر دیتے اور اس سے پوچھتے کہ تم کو کچھ کام ہے؟ جب اس کے کام سے فارغ ہوتے تو پھر نماز پڑھنے لگتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست عموماً یہ تھی کہ دونوں ساقوں (گھٹنے اور ٹخنے کا درمیانی حصہ) کو کھڑی کر کے گرد سے دونوں ہاتھ کوٹ مارنے کی

طرح پکڑ لیتے تھے' آپ کی نشست صحابہ کرامؓ سے ممتاز نہ تھی' جہاں آپ کو نشست کے لئے جگہ ملتی اسی جگہ بیٹھ جاتے' کبھی کسی نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے پاؤں صحابہؓ میں پھیلائے ہوں اور ان پر جگہ تنگ ہوگئی ہو' ہاں اگر مکان وسیع ہوتا اور پاؤں پھیلانے سے تنگی نہ ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا' نشست اکثر قبلہ رخ ہوتی تھی' جو آپؐ کے پاس آتا اس کی خاطر و تعظیم فرماتے' ان کے لئے اپنی چادر بچھواتے اور آنے والے کو اپنا تکیہ نکال کر دیتے' اگر وہ انکار کرتا تو آپ قسم دیتے کہ اسی پر تکیہ لگا کر بیٹھے' جس کسی نے آپؐ سے محبت کی' اس کو یہی گمان ہوتا کہ سب سے زیادہ آپؐ مجھ پر کرم فرماتے ہیں' آپ کو سب لوگوں سے زیادہ دیر میں غصہ آتا اور سب سے جلد راضی ہو جاتے۔

اثنائے کلام میں توقف ہوتا تھا کہ سننے والا اس کو یاد کرلے' آپ کی آواز بلند اور لہجہ سب سے اچھا ہوتا تھا' سکوت بہت فرماتے' کوئی بھی لفظ ناموزوں زبان مبارک پر نہ لاتے' حالت رضا و ناراضگی میں بجز حق کے اور کچھ نہ کہتے' جو کوئی برا لفظ کہتا اس کی طرف سے منہ پھیر لیتے' جو لفظ برا معلوم ہوتا اور مجبوراً کہنا پڑتا تو اس کو صراحتاً نہ فرماتے بلکہ اشارتاً ارشاد فرماتے' جب آپؐ خاموش ہو جاتے تو مجلس میں موجود لوگ بولتے' آپؐ کے پاس کوئی دوسرے کی بات نہ کاٹتا' صحابہ کرامؓ کے روبرو سب سے زیادہ تبسم اور خندہ فرماتے اور ان کی باتوں میں دلچسپی لیتے اور ان میں اپنے نفس مبارک کو زیادہ محظوظ فرماتے' سب سے زیادہ خوش دل رہتے' بشرطیکہ قرآن مجید نازل نہ ہو رہا ہوتا یا قیامت کا ذکر یا خطبہ اور وعظ نہ فرما رہے ہوتے۔

کھانے کے آداب:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دسترخوان پر موجود پاتے اس کو کھا لیتے' جس کھانے پر بہت ہاتھ ہوتے' وہ ان کو سب سے زیادہ محبوب ہوتا تھا جب دسترخوان بچھایا جاتا تو آپ فرماتے:

''شروع ہے اللہ کے نام سے' الٰہی
اس کو نعمت مشکور کر جو جنت کی نعمت تک
پہنچا دے۔''

جب آپؐ تناول فرمانے کو بیٹھتے تو اپنے دونوں زانو اور دونوں قدم ملا لیتے جیسے نمازی بیٹھتا ہے' مگر زانو پر زانو اور قدم پر قدم نہ ہوتا' گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی' سو اس کو ٹھنڈا کرلو' ہمیشہ اپنے قریب سے کھایا کرتے' تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور بعض اوقات چوتھی سے سہارا لیتے' دو انگلیوں سے نہ کھاتے' فرماتے کہ پچھلے کھانے میں برکت ہوتی ہے' کھانے کے بعد انگلیاں اتنی چاٹتے کہ سرخ ہو جاتیں' اپنا دست مبارک رومال سے نہ پونچھتے جب تک کہ ایک ایک انگلی نہ چاٹ لیتے' فرماتے کہ معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے' تر میووں میں سے خربوزہ اور انگور بہت محبوب تھا' کبھی خربوزہ کھجور کے ساتھ کھاتے اور کبھی ککڑی' کھجور اور نمک کے ساتھ' کھانے میں دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے' کبھی انگوروں کا خوشہ منہ میں رکھ لیتے یعنی کئی کئی ایک مرتبہ کھاتے اور آپ انگور ریش مبارک پر موتیوں کی طرح اترتا معلوم ہوتا' آپ کا عام طور پر کھانا کھجوریں اور پانی ہوتا' سب سے زیادہ محبوب کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گوشت تھا' آپؐ فرماتے تھے کہ گوشت دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار ہے' کدو کو بہت پسند فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ سبزی میرے بھائی یونس علیہ السلام کی ہے۔ حضرت عائشہؓ کو تاکید کرتے کہ جب کبھی ہنڈیا پکاؤ تو اس میں کدو بہت ڈالا کرو کہ یہ غمگین دل کو تقویت دیتا ہے۔

جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

''سب تعریفیں اللہ کی ہیں' الٰہی
تیرا شکر ہے' تو نے کھانا کھلایا' تو نے پیٹ
بھر دیا اور پانی پلایا' تو نے سیراب کر دیا'
تجھ ہی کو حمد ہے در آنحالیکہ ہم ناشکری
نہیں کرتے' نہ آگے تیری نعمتوں سے
توقع توڑتے ہیں' نہ تجھ سے بے نیاز
ہوتے ہیں۔''

حضور گوشت روٹی کھاتے تو ہاتھوں کو خوب دھوتے' پھر بقیہ پانی کو منہ پر پونچھ لیتے' آپؐ پانی تین مرتبہ پیتے اور ان میں تین بار بسم اللہ اور آخر میں تین بار الحمدللہ کہتے' پانی کو چوس چوس کر پیتے' بڑے بڑے گھونٹ نہ پیتے' کبھی ایک ہی سانس میں پینے سے فراغت پاتے' برتن میں اثنائے شرب سانس نہ لیتے' اپنے مکان کے اندر باکرہ عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے' کھانا گھر والوں سے نہ مانگتے تھے' نہ ان سے کسی کھانے کی فرمائش کرتے' اگر انہوں نے کھلا دیا اور جو سامنے رکھا قبول فرمایا' جو پایا وہ پی لیا' بعض اوقات کھانے یا پینے کی چیز خود کھڑے ہو کر لے لیتے تھے۔

پوشاک:

کپڑوں میں جو ملتا تہبند یا چادر' کرتا یا جبہ یا کچھ اور پہن لیتے' اکثر پوشاک سفید ہوتی تھی اور فرماتے کہ زندوں کو پہناؤ اور مردوں کو اس میں کفناؤ۔ آپ کے سب کپڑے ٹخنوں سے اونچے رہتے تھے۔ آپ کے پاس ایک بہت بڑی چادر تھی زعفران سے رنگی ہوئی' کبھی صرف اس کو پہن کر لوگوں کو نماز پڑھا دیتے' آپ کے پاس ایک چادر پیوند لگی تھی' اس کو پہنتے اور فرماتے کہ میں بندہ ہوں اور پہنتا ہوں جیسے بندہ پہنتا ہے' ان دو کپڑوں کے علاوہ آپ کے پاس جمعہ کے لئے ایک خاص جوڑا تھا۔

جب آپ کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے اور جب کپڑا اتارتے تو بائیں طرف سے ابتدا کرتے' جب نیا کپڑا پہنتے تو پرانا کسی مسکین کو عنایت فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو اپنے پرانے کپڑے پہنائے اور پہنانا صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو تو وہ حالت حیات و موت میں خدا تعالیٰ کی امان' پناہ اور برکت میں رہے گا' آپ کا ایک چمڑے کا گدا تھا جس میں خرما کی چھال بھری ہوئی تھی اور اس کا طول تقریباً دو گز اور عرض تقریباً ایک گز اور ایک بالشت تھا' اس کے علاوہ آپ کا ایک کمبل تھا کہ اس کو ہر جگہ اٹھا کر دو تہہ کر کے بچھا دیتے تھے' آپ بوریے پر سوتے تھے' اس کے سوا اور بستر نہ ہوتا۔

آپ کی عادت شریفہ تھی کہ اپنی چیزوں کے نام رکھتے تھے' آپ کے عمامہ کا نام سحاب تھا' اس کو آپ نے حضرت علیؓ کو ہبہ کر دیا' نیزے کا نام عقاب تھا' آپ کی تلوار کا نام جس کو لڑائی میں ساتھ رکھتے تھے ذوالفقار تھا' دوسری تلواروں کے نام مخذم' رسوب اور قضیب تھے' آپ چمڑے کی پٹی پہنتے تھے۔

حلم و عفو:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود قدرت کے مجرم کا قصور معاف فرماتے' حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے روز لوگوں کے لئے حضرت بلالؓ کے کپڑے میں چاندی جمع کرتے تھے' آپ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! عدل فرمایئے' آپ نے اس کو فرمایا: اگر میں عدل نہ کروں گا تو اور کون کرے گا؟ تو محروم اور خسارہ میں رہے گا اگر عدل نہ کروں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اجازت ہو تو اس کی گردن اڑا دوں کہ یہ منافق ہے؟ آپ نے فرمایا: معاذ اللہ! لوگ کہیں گے کہ میں اصحاب کو قتل کرتا ہوں۔

ایک بار آپ لڑائی میں تھے کہ کفار نے مسلمانوں کی کچھ غفلت دیکھی' اتنے میں ایک کافر شمشیر برہنہ لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر آ گیا اور کہا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ جل شانہ' راوی کہتا ہے کہ اس کافر کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی' آپ نے اس کو اٹھا کر اس کافر سے فرمایا: اب مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا؟ اس نے عرض کیا کہ آپ نے مجھ کو اسیر کر لیا' آپ بہتر گرفتار کرنے والوں میں سے ہیں' اس پر آپ نے اسے کلمہ پڑھنے کو کہا' اس نے کہا کہ یہ تو نہیں پڑھتا مگر میں آپ سے قتال نہیں کروں گا' نہ آپ کا ساتھ دوں گا' نہ ان لوگوں کا جو آپ کے دشمن ہیں۔ آپ نے اسے رہا فرما دیا' وہ اپنے ساتھیوں میں آیا اور کہا: میں تمہارے پاس بہترین مردوں میں سے آیا ہوں۔

☆☆.........☆☆

بقیہ اہل حق کے ساتھ

اور محبوس وہ ہے' جس کا دل خدا کی جانب سے بند ہو۔

"مایفعل بی اعدائی"

ترجمہ: "میرے ساتھ میرے دشمن کیا کر سکتے ہیں؟"

راویوں نے بتایا کہ اس قیدی کا نام شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھا۔ یہی قیدی ایک مرتبہ ظلم و ستم کا شکار ہو کر زنداں خانہ گیا' دیکھا تو تمام قیدی خدا سے غافل اور آخرت سے بے پروا تھے۔ اس عارف باللہ نے سب سے توبہ کرائی اور نصیحتیں فرمائی۔ مورخین لکھتے ہیں کہ جو کل تک چور' ڈاکو تھے' ان کی پیشانیاں سجدوں سے چمک اٹھیں اور زبانیں یادالٰہی سے تر ہو گئیں اور ان کے قلوب نور الٰہی سے منور ہو گئے۔

☆......ابن الاستاذ شلبیؒ اپنے وقت کے بڑے باخدا بزرگ تھے دن رات کا اکثر حصہ عبادت و ریاضت میں صرف ہوتا تھا۔

خوف خدا اور خوف آخرت سے ہر وقت آنکھیں پرنم رہتی تھیں۔ ان کے معاصر بھی ان کی دنیا سے بے رغبتی کی تعریف کرتے تھے۔

فقہ اور اصول فقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔

ایک مرتبہ ان کے شہر میں ایک کنواں کھودا جانے لگا تو ایک بہت بڑا پتھر سامنے آ گیا جو کسی طرح سے ٹوٹ نہیں رہا تھا۔ جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت استاذ شلبی کو ہوئی تو انہوں نے ایک ورقہ پر تحریر فرمایا کہ اس کنویں کے کھودنے میں مسلمانوں کا فائدہ ہے' اس لئے تو اس کی راہ میں مزاحمت نہ کر' جس وقت یہ خط اس پتھر پر ڈالا گیا ہے تو پتھر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور درمیان سے پانی ابلنے لگا۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرآن الحادی عشر ج ا ص:۱۵۹)

A Product of Tasty Supari
Tasty
KANWAL
Meetha Pan Masala
1 RUPEE
26 PACKETS
A Product of Tasty Supari
Hajiani hp Products
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani hp Products

تھوڑی دیر اہل حق کے ساتھ

مولانا محمد یونس نگرامی ندوی

☆...... حضرت ابوحازمؒ اپنے وقت کے بہت مشہور صاحب علم گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ خلیفہ وقت سلیمان بن عبدالملک نے ان کو قصر خلافت میں مدعو کیا اور کہنے لگا کہ اے ابوحازم! کیا وجہ ہے کہ ہم لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں؟

ابوحازم نے جواب دیا کہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ تم لوگوں نے زندگی کو آباد کرلیا ہے اور آخرت کو ویرانہ بنادیا ہے۔ اسی لئے آبادی سے ویرانے کی طرف جاتے ہوئے ڈرتے ہو۔

سلیمان بن عبدالملک: آپ نے صحیح فرمایا' لیکن یہ تو ارشاد فرمایئے کہ اب اللہ کی طرف کیسے متوجہ ہوا جائے؟

ابوحازم: نیکوکار کی مثال ایسی ہے جو اپنے اہل و عیال سے دور رہا ہو اور پھر آ گیا ہو' لیکن جن کی زندگی بدی ہی میں کٹی ہو' تو وہ اس بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے جو اپنے آقا کے سامنے پیش کیا جائے۔

یہ سن کر سلیمان بن عبدالملک رونے لگا اور کہا کہ اے کاش! ہمارا بھی کوئی مقام خدا کے یہاں ہوتا۔

ابوحازم: اے خلیفہ! اپنے آپ کو کتاب اللہ کی ترازو پر رکھو تو خود بخود معلوم ہوجائے گا کہ تمہاری حیثیت کیا ہے۔

سلیمان بن عبدالملک: اور یہ مقام کس آیت میں واضح ہوگا؟

ابوحازم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم."

سلیمان: لیکن یہ اللہ کی رحمت کہاں ہے؟

ابوحازم: "قریب من المحسنین".

سلیمان: اے ابوحازم! ہمارے لئے دعا کیجئے۔

ابوحازم: اے پروردگار! اگر سلیمان بن عبدالملک تیرا دوست ہے تو اس کو بھلائی کی توفیق عطا فرما اور اگر تیرا دشمن ہے تو اس شخص کی پیشانی پکڑ کر بھلائی کی طرف لے جا۔

یہ کہہ کر ابوحازم اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ تمام انعامات جو خلیفہ وقت نے عطا کئے تھے' واپس کردیئے اور فرمایا: جب تک علما اپنے علم کو امراء سے بچاتے رہیں گے امراء ان سے ڈرتے رہیں گے۔

(صفۃ الصفوۃ ج۲ ص۸۹)

☆...... حضرت عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں بازار گیا' راستہ میں ایک شخص ملا جس کو جذام کی بیماری تھی اور بدن میں زخم بھی تھے' گلی کے لڑکے اس کو پتھروں سے مار رہے تھے' جس کی وجہ سے اس کا چہرہ خون آلود تھا' لیکن اس کے ہونٹ حرکت کررہے تھے' میں اس کے قریب گیا تا کہ بات سن سکوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے سنا کہ وہ شخص کہہ رہا ہے: اے میرے رب! تو خوب جانتا ہے کہ اگر میری ایک ایک بوٹی قینچی سے کاٹ دی جائے اور میری ہڈیاں آرے سے چیر ڈالی جائیں تب بھی میری محبت تیرے ساتھ بڑھتی جائے گی اب تجھ کو اختیار ہے جو چاہے کر۔ (صفۃ الصفوۃ ج۴ ص۱۱)

☆...... حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ بصرہ میں ایک جگہ آگ لگ گئی' تمام مکانات جل گئے لیکن ان مکانات کے بیچ میں ایک جھونپڑی بچ گئی' اس زمانہ میں بصرہ کے حاکم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے اس کی تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ اس جھونپڑی میں ایک تارک الدنیا صاحب رہتے ہیں جنہوں نے اللہ سے یہ دعا مانگی تھی کہ ان کی جھونپڑی کو کبھی آگ نہ لگے' یہی وجہ ہے کہ ان کی یہ جگہ محفوظ رہ گئی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: بے شک میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بسا اوقات ایک مفلوک الحال شخص خدا کی قسم کھا جاتا ہے تو اللہ اس کو پورا کرتا ہے۔ (ایضاً ج۴ ص۷)

☆...... حضرت یحیٰی بن معاذؒ بھی اپنے وقت کے بڑے عارف گزرے ہیں' وہ فرماتے ہیں:

"دنیا ایک ویرانہ ہے اور اس سے بھی ویران وہ دل ہے جو دنیا کو آباد کرے' آخرت ایک آبادی ہے اور اس سے زیادہ وہ دل شاداب ہے جو اس کو آباد کرے؟

تمہارا بھائی وہ ہے جو تمہارے عیوب سے تم کو مطلع کرے' تمہارا دوست بھی وہ ہے جو گناہوں سے تم

کو باز رکھے۔"

فرماتے تھے کہ ایک شخص اپنے مال کے ضائع ہونے پر بہت غمگین ہوتا ہے لیکن ہر روز زندگی کم ہوتی جارہی ہے اس پر کوئی غم نہیں۔ رات لمبی ہوتی ہے لیکن تم اس کو اپنے سونے سے ضائع نہ کرو' دن روشن ہوتا ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کرو۔

فرماتے تھے کہ عقلمند شخص وہ ہے جو دنیا کو چھوڑ دے' اس سے پہلے کہ دنیا اس کو چھوڑ دے اور اپنی قبر پہلے تیار کرلے' اس سے پہلے کہ اس کو اس میں داخل کیا جائے اور اپنے رب کو راضی کرلے' اس سے پہلے کہ وہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۷۷)

☆.....حضرت خالد بن یزیدؒ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور عارف باللہ تھے۔ فن حدیث میں امتیازی مقام رکھتے تھے' امام زہریؒ نے آپ سے بھی روایت کی ہے۔ حق بات کہنے میں کسی سے خوف نہیں کھاتے تھے' خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کو کئی مرتبہ بھرے دربار میں اس کی غلطیوں پر تنبیہ فرمائی۔

یاقوت رومی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ان سے دریافت کیا گیا کہ انسان سے سب سے زیادہ کیا چیز قریب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: موت۔ دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ امید بندھانے والی کیا چیز ہے؟ جواب دیا: عمل۔ پھر سوال ہوا: دنیا میں سب سے زیادہ دہشت کس چیز سے ہوتی ہے؟ ارشاد ہوا: میت سے۔

ان سے دنیا کی حقیقت دریافت کی گئی تو فرمایا: دنیا ایک منتقل ہونے والی میراث ہے' پس جو طاقتور ہے اس کو اپنے کمزور ہوجانے کا خطرہ لگا رہے اور مالداروں کو اپنے مفلس ہوجانے کا' کتنی ہی طاقتور قومیں کمزوری و ناتوانی کا شکار ہوگئیں اور کتنے ہی مالداروں پر غربت کا سایہ بڑھنے لگا اور اگر کوئی شخص خود پسندی و خودرائی میں مبتلا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا دیوالیہ ہوچکا ہے۔ (معجم الادباء لیاقوت الرومی ج ۴ ص ۱۶۷)

☆.....یحییٰ بن معینؒ حدیث کے بہت بڑے امام گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں امام یحییٰ بن حنبلؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہر وہ حدیث جس کو یحییٰ بن معین نہیں جانتے ہیں تو سمجھ لو کہ وہ حدیث نہیں ہے۔

علی بن مدینی کا کہنا ہے کہ تمام ائمہ حدیث کا ماخذ یحییٰ بن معین ہیں' ابن رومی کا خیال تھا کہ مشائخ میں صرف یحییٰ بن معین ہی حق بات کہنے کے عادی ہیں۔

یہی یحییٰ بن معینؒ ایک مرتبہ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آستانہ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی حاضری دی۔ ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ ایک پکارنے والا پکار رہا ہے: اے یحییٰ بن معین! کیا تم میری رفاقت کو پسند کرو گے؟

مورخین کا بیان ہے کہ اس خواب کے بعد چند ہی دنوں میں مدینہ کی بابرکت زمین میں فن حدیث کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔

جس وقت جنازہ اٹھا تو ایک شخص پکار رہا تھا: یہ ہے وہ شخص جس نے حدیث نبوی سے کذب کو دور کیا۔ (وفیات الاعیان لابن خلکان ج ۳ ص ۱۷۱'۲۷)

☆.....بعض اکابر نے امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں خط لکھا اور ان سے نصیحتوں و مواعظ کا مطالبہ کیا۔

خط کا جواب دیتے ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ارشاد فرمایا: "اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ دنیا کا طلبگار کبھی بھی تمہاری خیرخواہی نہیں کرسکتا ہے اور آخرت کو چاہنے والا تمہارے ساتھ مجالست نہیں کرسکتا ہے' اپنی خواہشات کو مٹادو تو اپنے رب کو پاجاؤ گے۔" (الکنز المدفون والفلک المشحون للسیوطی ص ۲۳۴)

عمر بن عبدالعزیزؒ فرمایا کرتے تھے: ان لوگوں کی پیروی نہ کرو جو شیطان کو تو اعلانیہ برا بھلا کہتے ہیں لیکن چوری چھپے اسی شیطان کی پیروی بھی کرتے ہیں۔ (ایضاً)

☆.....حضرت فضیل بن عیاضؒ ارشاد فرماتے ہیں:

"دنیا ہر چیز کی زکوۃ ہے اور عقل کی زکوۃ غموں کی زیادتی اور فکر کی گہرائی ہے۔" (ایضاً)

☆.....عروس البلاد بغداد کا ایوان خلافت پورے جاہ و جلال سے منعقد ہے۔ خلیفہ معتصم تخت خلافت پر جلوہ افروز ہے۔ اتنے میں ایک قیدی لایا گیا' جس کو بعد کی دنیا امام اہل سنت حضرت احمد بن حنبلؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ان کے پیروں میں لوہے کی بیڑیاں ڈال دی گئی ہیں۔ خلیفہ اور معتزلی علماء یہ چاہتے ہیں کہ حضرت امام خلق قرآن کی تائید کردیں' لیکن امام صاحبؒ بلند آواز سے فرماتے ہیں:

"اعطونی شیئاً من کتاب اللہ وسنت رسولہ حتی اقول"۔

ترجمہ: "مجھ کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے کچھ دو تا کہ میں اسی کے مطابق کہوں"۔

لیکن اس کے باوجود خلیفہ اور علماء کا اصرار ہے کہ امام احمد بن حنبل خلق قرآن کا فتویٰ دیں۔ امام کے بدن پر درے کے نشانات پڑ رہے ہیں' لیکن زبان پر یہ

الفاظ ہیں:

”اے خلیفہ یاد رکھو اس دن کو جب تو منصف اعظم کے دربار میں کھڑا ہوگا' بالکل ایسے ہی جیسے آج میں تیرے سامنے کھڑا ہوں' پھر تو میرے اس خون کا کیا جواب دے گا؟“

مخالفین نے خلیفہ کو اور بھڑکا دیا ہے' کوڑے پڑنے کی رفتار تیز تر ہوگئی ہے' لیکن امام احمد بن حنبلؒ فرما رہے ہیں:

”قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے۔“

شدت تکلیف سے اب امام پر بے ہوشی کے دورے پڑنے لگے ہیں' جیسے ہی ہوش آتا ہے خلیفہ اپنی بات منوانا چاہتا ہے' لیکن انکار پر پھر کوڑوں کی بارش ہونے لگتی ہے' لیکن حق و استقامت کا یہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹلنے کا نام نہیں لیتا ہے۔

اس بار جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو قید و بند سے آزاد پایا۔ گھر لائے گئے تو ستو پیش کیا گیا' مگر روزہ سے تھے' اس لئے نوش نہیں فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اتنے میں ظہر کا وقت آگیا' پورا بدن لہولہان تھا' لیکن اس کے باوجود نماز باجماعت ادا فرمائی۔

☆......۲۰/ ذیقعدہ ۲۸ے ھ کو دمشق کے قلعہ سے ایک قیدی قید حیات سے آزاد ہوگیا' کہتے ہیں جب سانس نے آخری ہچکی لی تو زبان پر یہ الفاظ تھے:

”ان المتقین فی جنت و نھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر.“

یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ قیدی کہا کرتا تھا' ”قید میری خلوت ہے' قتل میری شہادت ہے' جلاوطنی میری سیاحت ہے' قیدی تو وہ ہے جو اپنی خواہشات کا مقید ہے

باقی صفحہ 9 پر

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

مساجد کیلئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
ڈیلرز:
پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ”جی“ برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6645888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabaarcarpet@cyber.net.pk

نحوست کا جاہلانہ تصور

مولانا بدیع الزماں قاسمی

زمانہ قدیم سے نحوست کا مسئلہ چلا آ رہا ہے:

اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرنے اور ان کی معاشرتی خصوصیات پر غور کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نحوست کا مسئلہ قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ ہر قوم نے شگونی اور بدشگونی کے کچھ اصول وقواعد اور علامتیں متعین کی ہیں' اور اپنے ذاتی اور اجتماعی امور میں اکثر و بیشتر ان امور کی رعایت کی ہے' خوشی کے مواقع پر اس کا اہتمام اور بھی کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ہمارے ملک میں سعد ونحس اور مبارک ونامبارک کا مسئلہ اور زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

نحوست اور غیر مسلم حضرات:

برادران وطن جب کوئی کام کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں عاملوں' پیروں' دست شناسوں' پنڈتوں اور کاہنوں سے رجوع کرتے ہیں اور ضروری معلومات حاصل کرکے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کامیابی وکامرانی اس میں تصور کرتے ہیں۔ بار بار ایسا ہوا ہے کہ ایسے کسی شخص نے شادی کا وقت ڈیڑھ بجے رات میں بتایا تو ٹھیک اسی وقت شادی کی گئی' تب تک بارات گاؤں کے باہر پڑی رہی کیوں کہ اس سے پہلے کی گھڑی دولہا کے لئے مبارک نہیں' لیکن اس کے باوجود خلاف توقع باتیں پیش آتی رہتی ہیں' جس سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ یہ اوقات' دن اور تاریخ بالذات ہرگز موثر نہیں بلکہ اصل موثر دوسری ذات ہے اور وہی رب کائنات ہے۔

مسلمانوں میں نحوست کے اثرات:

غیر مسلم حضرات کے اثرات رفتہ رفتہ مسلمانوں میں سرایت کرتے گئے' لہٰذا سعد ونحس کا تصور مسلم معاشرہ میں بھی آ گیا اور عموماً شادی بیاہ' رخصتی اور سفر وغیرہ کرنے میں بعض جگہوں پر اس کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہے' لیکن دینی نقطہ نظر سے اس کی کوئی حیثیت نہیں' یہ ساری باتیں جاہلیت کی دین ہیں۔ ایام جاہلیت میں اس قسم کی باتیں بکثرت معاشرہ میں موجود تھیں' چنانچہ اہل مکہ شوال میں شادی بیاہ اور رخصتی وغیرہ نہیں کرتے تھے' اس پورے مہینے کو منحوس تصور کرتے تھے' لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے اسی مہینے میں شادی کی' اور رخصتی بھی آپ کی اسی مہینے میں ہوئی۔

چنانچہ ایک موقع پر حضرت عائشہؓ نے خود فرمایا کہ میری شادی بھی شوال میں ہوئی اور رخصتی بھی شوال میں ہوئی' اگر یہ منحوس ہے تو مجھ سے زیادہ بانصیب عورت کون ہے؟ ازدواجی زندگی مجھ سے زیادہ کس کی کامیاب ہوئی؟ اسی طرح اہل عرب پرندے وغیرہ اڑاتے اور اس سے اپنے معاملہ میں شگون لیتے' کبھی تیروں کے ذریعہ نحوست کا ہونا معلوم کرتے' مردے کی کھوپڑی وغیرہ سے اس کی نشان دہی کرتے' لیکن اسلام نے ان باتوں کو قطعاً ممنوع قرار دیا ہے اور اللہ جل شانہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ سعد ونحس ہونے میں ان کا قطعاً کوئی اثر نہیں' اور جاہلیت کا یہ تصور سر تا سر غلط ہے' اس میں اس کی کوئی گنجائش نہیں' ہر چیز کا خالق ومالک اللہ پاک ہے' شقاوت وبدبختی میں اعمال کا اثر سعادت' شقوت سب اسی کی طرف سے ہے۔

شقاوت وبدبختی میں اعمال کا اثر:

البتہ یہ ضرور ہے کہ بدبختی وشقاوت میں انسان کے کردار کا اور اعمال کا بھی اثر ظاہر ہے' قوم ثمود کو اللہ پاک نے ہر طرح کی سعادت وبرکات سے نوازا تھا۔ لیکن جب اس نے عناد سے کام لیا اور حق کی راہ سے مڑ گئی تو آٹھ دن مسلسل اس قوم پر شدید قسم کی آندھی چلی جس کی وجہ سے پوری قوم تباہ وبرباد ہو گئی۔ ان دونوں کو قرآن

پاک نے ضرور منحوس کہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ دن ہی منحوس ہیں' یا ابتدا یا انتہا کو منحوس تصور کیا جائے' بلکہ یہ نحوست ان کے عمل کا نتیجہ ہے اور دنوں کی حیثیت ظرف کی ہے نہ کہ سبب کی' یہ بات خوب ذہن میں رکھنی چاہئے۔ یہاں بہت سے لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں اور سعد و نحس کے سلسلہ میں ان آیتوں سے استدلال کرنے لگتے ہیں۔

بعض تاریخوں میں نحوست کا اثر:

اسی طرح بعض تاریخوں کے سلسلہ میں بھی یہی تصور پایا جاتا ہے۔ مثلاً ۳'۱۳'۲۳ اور ۸'۱۸'۲۸ ہر مہینہ کی یہ تاریخیں عموماً نحس مانی جاتی ہیں اور بعض جگہوں پر مسلم معاشرہ میں بھی یہ تصور عقیدہ کی حد تک پایا جاتا ہے۔ اس طرح صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بھی اسی حیثیت سے دیکھی جاتی ہیں۔ ان تاریخوں میں نہ شادی ہوتی ہے اور نہ کوئی مبارک و مسعود کام کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سب باتیں غلط ہیں' مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یقین کے ساتھ ''لا صفر'' فرمایا ہے' یعنی ماہ صفر کے سلسلہ میں جو تصور پایا جاتا ہے' اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اسی طرح اتوار اور منگل کو بھی بعض جگہوں پر سعادت و برکت کے قابل نہیں سمجھا جاتا حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ اگر غور کیا جائے تو یہ بڑے بابرکت دن ہیں' کیونکہ کائنات کی تخلیق کا کام اتوار ہی کے دن شروع ہوا اور آسمان کی ابتداء منگل سے ہوئی ہے۔ اسی طرح پوری کائنات کو اللہ پاک نے چھ روز میں پیدا کیا' اسی بنا پر یہودی سنیچر کو ہر کام سے فارغ ہو کر عبادت میں مصروف ہوتے ہیں' ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک نے کائنات کی تخلیق کا کام اس روز مکمل کر کے آرام کیا تھا اور اتوار کو نصاریٰ اس لئے مقدس مانتے ہیں کہ اللہ پاک نے تخلیق کا کام اسی روز شروع کیا تھا۔

اصل میں یہ ہوتا تھا کہ ذہن میں کوئی بات پہلے سے بیٹھ جاتی ہے' پھر اگر اتفاقاً کوئی بات اس کے موافق ہو جاتی ہے تو فوراً ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ یہ فلاں چیز کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا' مثال کے طور پر اس واقعہ کو لیجئے اور دیکھئے کہ اس ذہنیت پر کس قدر روشنی پڑتی ہے' اسلام سے پہلے عربوں میں یہ تصور عام تھا کہ جب کوئی بڑا آدمی دنیا سے گزرتا ہے یا اس پر کوئی افتاد پڑتی ہے تو سورج گہن ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا' تو اتفاق سے اسی روز سورج گہن بھی ہوا' لوگوں کے ذہن میں فوراً یہ بات آئی کہ یہ حضرت ابراہیمؓ کی وفات کا اثر ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا احساس ہوا تو آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ چاند اور سورج سب اللہ کی نشانیاں ہیں' کسی کی وفات کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا' جب ایسا ہوا کرے تو اللہ کے سامنے سربسجود ہو اور دعائیں کرو' لہٰذا اس موقع پر صلوٰۃ کسوف و خسوف شروع ہوئی۔

اسلام کا عظیم احسان:

نہ جانے اس طرح کتنے ایسے ہی توہمات ہیں' جن کی آہنی زنجیروں میں انسانیت کی مشکیں بندھی ہوئی' عقیدہ خالص اور عمل صالح سے تہی دست اس کا مایہ وجود اہرمن کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ حقیقی اسلام انسانوں کو اسی اسیری سے آزاد کرانے اور حق و صداقت کی سرمدی لذتوں سے روشناس کرانے آیا تھا' لیکن خدا کے بندوں نے اس کی قدر نہ کی اور بالآخر سعد و نحس کے چکروں نے انہیں قوت ارادی سے تہی دست اور عزم محکم کے فیضان سے محروم کر دیا ہے' اسلام نے اس سے منع کر کے اور بعض صورتوں میں کفر سے تعبیر کر کے جہاں عقیدہ کی حفاظت کا سامان کیا ہے' وہیں اس نے تشاؤم و بدفالی کے نتیجے میں عمل کو تباہ کن نفسیاتی الجھنوں سے بھی بچانے کی کوشش کی ہے اور کامیابی و ناکامی کا معیار عقیدہ و عمل کو قرار دیا ہے' تاکہ عوارض کو موثرات حقیقیہ نہ سمجھا جائے' بلکہ ہر حال میں موثر خدا کی ذات کو مانا جائے اور مسلسل عمل' محنت و جانفشانی سے زندگی کے تاریک دریچوں میں امید کی قندیلیں روشن کی جائیں' اس کے بغیر نہ کچھ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسان کے ذمہ کوشش ہے اور اس کے نتائج سامنے آ کر رہیں گے۔ ایک مسلمان آفاق کی وسعت دیکھ کر حیران و ششدر اور مبہوت و درماندہ ہو کر ہاتھ جوڑ کر بندگی نہیں کرتا' بلکہ وہ وسعت افلاک میں اپنی تکبیر مسلسل سے زندگی پیدا کرتا اور وسعت آفاق کو اپنی فکر و نظر کا محور اور کد و کاوش کی جولانگاہ تصور کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ ساری کائنات اسی کی خاطر ہے۔ لیکن اس کی ذات رضائے الٰہی کے تابع ہے' یہی ایک مومن کی پہچان ہے:

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان ہے کہ گم اس میں ہے آفاق

تو ماحول کی برہمی' زمانہ کی ناسازگاری اور حالات کی ستم رانی کے باوجود ایسے کارہائے نمایاں

انجام پاتے ہیں' جو معجزات سے کم نہیں ہوتے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے پندرہویں صدی کی آمد پر منعقدہ ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تاتاریوں کے عالم اسلام پر غالب آجانے کا تذکرہ فرماتے ہوئے اس بات کی وضاحت فرمائی تھی کہ اگر نحوست کا کوئی لفظ اسلام کی ڈکشنری میں ہوتا' اور اس کا اطلاق کسی زمانہ پر کیا جاتا تو وہ تیرھویں صدی عیسوی' ساتویں صدی ہجری ہوتی' کیونکہ مسلمانوں کا ستارہ اقبال ہمیشہ کے لئے غروب ہورہا تھا' لیکن آپ کو معلوم ہے کہ کیا ہوا؟ آرنلڈ کو یہ الفاظ لکھنے پڑے کہ بالآخر اپنی گزشتہ شان و شوکت کی خاکستر سے اسلام اٹھا اور واعظین اسلام نے ان ہی وحشی مغلوں کو جنہوں نے مسلمانوں پر کوئی ظلم باقی نہیں رکھا تھا' مسلمان کرلیا' اور دنیا نے یہ دیکھا کہ اس اسلام نے فاتح تاتاریوں کو فتح کرلیا' بات یہ تھی کہ مسلمانوں نے سب کچھ کھودیا تھا لیکن خدا پر اعتماد نہیں کھویا تھا' ایمان و عقیدہ نہیں کھویا تھا' روحانی طاقت نہیں کھوئی تھی' شکست کھائی تھی نالائق مسلمان بادشاہوں نے' ایک کمزور مریض معاشرہ نے لیکن اسلام اپنی جگہ پر تھا' اس کے شیشہ پر کوئی بال بھی نہیں آیا تھا۔ معاشرہ میں بگاڑ عقیدہ و عمل کی خرابی کی وجہ سے ہی پیدا ہوتا ہے' اور پھر مریضانہ ذہنیت کے نتیجے میں اس قسم کے توہمات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے' جس کی انجام تباہی و بربادی کے مہیب غاروں پر ہوتی ہے۔ اللہ پاک مسلم معاشرہ کو اس مریضانہ ذہنیت سے بچائے اور عقیدہ راسخہ اور عمل خالص سے نوازے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

قارئین اور جماعتی احباب متوجہ ہوں

قارئین اور دیگر جماعتی احباب سے اپیل ہے کہ قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں اور ان کی ارتدادی تبلیغ کی اطلاع ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی دفتر کو اس سے آگاہ کریں تاکہ قادیانیوں کی اس فتنہ انگیزی کا بروقت سدباب کیا جاسکے اور مسلمانوں کے ایمان کو بچایا جاسکے۔

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

آخری قسط

مولانا حضرت غلام غوث ہزارویؒ کا مجاہدانہ کردار

مولانا عبدالقدوس محمدی

آزاد کشمیر میں قادیانیت کی شکست فاش میں حضرت ہزارویؒ کا کردار:

استاد مکرم مولانا اللہ وسایا صاحب لکھتے ہیں:

آزاد کشمیر کے علاقہ سے مسلمانوں کا ایک وفد مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوسرے وفد نے راولپنڈی میں مولانا محمد علی جالندھریؒ سے ملاقات کر کے قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا اور حکومت آزاد کشمیر میں قادیانی افسران کی فہرست پیش کی۔ وفد نے خصوصی طور پر دعوت دی کہ آزاد کشمیر پاکستان کی شہ رگ اور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس علاقے کے لوگوں کو قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے بچایا جائے۔

چنانچہ کشمیر کے اکثر مقامات کے دورہ کے لئے مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ تشریف لے گئے اور بعد ازاں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بھی مظفر آباد کا دورہ کیا۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء ج:اول از مولانا اللہ وسایا)

ان حضرات کی محنتیں اور کوششیں بالآخر رنگ لائیں اور پاکستان سے بھی پہلے ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر کی اسمبلی سے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا۔ (ایضاً)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور حضرت ہزارویؒ کا مدبرانہ کردار:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا تھا:

”اس تحریک کے ذریعے ہم مسلمانوں کے دلوں میں ایک ایٹم بم فٹ کر چکے ہیں جو وقت آنے پر پھٹے گا اور قادیانیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا کے رکھ دے گا۔“ چنانچہ چشم فلک نے دیکھا کہ ۱۹۷۴ء میں وہ ایٹم بم پھٹ پڑا اور ایک زوردار تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔ حضرت ہزارویؒ اس کی قیادت کرنے والوں میں شامل تھے' چونکہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے عروج وزوال کے تمام مراحل حضرت ہزارویؒ کے سامنے تھے اور اس تحریک کی ناکامی کے تمام اسباب ومحرکات کا حضرت کو علم تھا' اس لئے انہوں نے دیگر علمائے کرام سے مل کر ایسی مدبرانہ اور مجاہدانہ جدوجہد کی کہ قادیانی لرز اٹھے' حضرت ہزارویؒ کو جونہی سانحہ ربوہ کی اطلاع ملی۔ آپ نے راولپنڈی میں علماً وخطباً کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ (ایضاً)

حضرت خود اس اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ اس اجلاس میں آئندہ کی حکمت عملی طے کی گئی' پھر آپ نے اسمبلی کے ایوانوں میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے شانہ بشانہ طویل' کٹھن' صبر آزما اور اعصاب شکن جنگ لڑی' حضرت مفتی محمودؒ حضرت ہزارویؒ سے مشاورت کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتے تھے۔

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ حضرت ہزارویؒ نے اس تحریک سے متعلق سب سے پہلے اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی۔ قادیانیوں کے گرو مرزا ناصر نے اسمبلی میں ایک گمراہ کن ”محضرنامہ“ پیش کیا اور بڑے فنکارانہ انداز میں ممبران اسمبلی کو دھوکا دینے کی کوشش کی' مولانا ہزارویؒ نے بنفس نفیس اس کا جواب لکھا' ان تیرہ دنوں میں حضرت کو اپنی جان کی خبر اور کھانے پینے کا ہوش تک نہ تھا اور جب جواب ”محضرنامہ“ تیار ہو گیا تو اپنے ذاتی خرچ پر اسے چھپوا کر ممبران اسمبلی میں تقسیم کیا اور بابائے سیاست مولانا عبدالحکیمؒ نے آٹھ گھنٹوں میں اسے پڑھ کر اسمبلی کے اجلاس میں سنایا۔ یہ جواب محضرنامہ حضرت ہزارویؒ کی وسعت مطالعہ' علمی رسوخ اور ژرف نگاہی کا منہ بولتا ثبوت ہے' جس میں قادیانی فریبوں اور جعل سازیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

اس تحریک کے دوران حضرت ہزارویؒ نے

مرزا ناصر سے دو سو بائیس سوالات پوچھے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت ج:۴۰ش:۳۱)

ممبران اسمبلی کو قائل کیا' اراکین سینٹ کی ذہن سازی فرمائی' جلوسوں کی قیادت کی' اجلاس کی صدارت فرمائی' جلسوں اور کانفرنسوں سے خطابات فرمائے' میٹنگوں اور مشاورتوں میں شامل رہے' اس طرح پوری قوم متحد ہوکر ایک طوفان بلاخیز بن گئی جو قادیانیوں کو خس وخاشاک کی طرح بہالے گیا۔

ایک اور محاذ پر:

اس کے علاوہ حضرت ہزارویؒ نے اندرون خانہ جو جدوجہد کی اس کی ایک الگ اور مستقل داستان ہے' لیکن حضرتؒ نے اپنی اس جدوجہد کو ذخیرہ آخرت کے طور پر محفوظ کرلیا اور اس کی کارگزاریاں کسی کے سامنے بیان نہیں کیں' حضرت ہزارویؒ کے رفیق سفروحضر مولانا عبدالحکیم صاحب کا بیان ہے کہ حضرت شہرت و ناموری اور ریاکاری سے ہمیشہ گریزاں رہے۔ (ج:۷ اش:۲۴ نومبر از قلم قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)

اس اہم کٹھن اور انوکھے محاذ پر حضرت ہزارویؒ کی خدمات سے محترم پروفیسر مظفر اقبال صاحب یوں پردہ اٹھاتے ہیں:

"۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اپنے جوبن پر تھی' اس دوران چند قادیانی خواتین بیگم نصرت بھٹو سے ملنے آئیں اور سفارشات کا انبار لگادیا۔ وہ کہنے لگیں کہ بھٹو صاحب کو روکیں کہ وہ مولویوں کی بات سن کر ہمیں غیر مسلم اقلیت نہ قرار دیں' ہم کلمہ پڑھتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں' روزہ رکھتے ہیں' ملک کے لئے ہماری خدمات واضح ہیں۔ پرائم منسٹر سے کہیں کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جو ملک وقوم کے لئے خطرناک ہو' بیگم نصرت بھٹو ان کی یہ باتیں سن کر وزیر اعظم سے الجھ پڑیں کہ آپ ایسا کام نہیں کریں کہ کل دنیا میں رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث ہو' میں آپ کو ہرگز یہ کام نہیں کرنے دوں گی' یہ توان لوگوں پر بڑا ظلم ہوگا حتیٰ کہ دیر تک دونوں میاں بیوی میں تو تکار ہوتی رہی' صبح کو ذوالفقار علی بھٹو نے حضرت مولانا ہزارویؒ کو فون کیا اور کہا کہ آپ سے ایک ضروری کام ہے' لہٰذا برائے مہربانی جلد یہاں تشریف لے آئیے۔

مولانا مرحوم نے مدرسہ فرقانیہ کوہائی بازار راولپنڈی میں علماً کا اجلاس طلب کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: بھٹو صاحب میں بہت مصروف ہوں' یہاں علماً کرام کی ایک ضروری میٹنگ ہورہی ہے' اس لئے میں آنے سے معذرت خواہ ہوں۔ بھٹو مرحوم نے کہا کہ مولانا یہاں اس سے بھی اہم میٹنگ ہے' آپ جلد تشریف لائیں' میں انتظار میں ہوں' اس پر مولانا ہزارویؒ نے آمادگی کا اظہار کیا اور پرائم منسٹر ہاؤس جا پہنچے' بھٹو صاحب انہی کا انتظار فرما رہے تھے' اپنی اور بیگم بھٹو کی نوک جھونک کی تفصیلی روداد بیان کرنے کے بعد کہنے لگے: یہ رات بھر سے میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے' نہ خود سوئی اور نہ مجھے سونے دیا' اس لئے میں نے آپ کو زحمت دی ہے کہ آپ بیگم صاحبہ کو ختم نبوت اور قادیانیت کے حوالے سے کچھ بتائیں کیونکہ میں آپ کو نیک دل اور خدا پرست عالم سمجھتا ہوں' آپ جو بات کہتے ہیں محض اللہ کی رضا کے لئے کہتے ہیں' کوئی لالچ یا بغض آپ کے دل میں نہیں ہوتا۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے کہا کہ میں' جناب بھٹو اور بیگم صاحبہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو میں نے عقیدۂ ختم نبوت' قرآن حکیم' احادیث' اجماع امت اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات کی روشنی میں پوری طرح واضح کیا اور مرزا قادیانی کی تاریخ' اس کا کردار' اس کی اسلام دشمنی انگریز سے وفاداری اور اس کا مکروفریب سب کچھ بتایا۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میری بعض باتیں بھٹو مرحوم بیگم صاحبہ کو سمجھاتے رہے' جب ساری گفتگو ہوچکی تو بیگم بھٹو نے کہا: یہ تو بہت گندے ہیں' مجھے ان کے بارے میں علم ہی نہیں تھا' اس مسئلے کو لٹکائے بغیر فی الفور حل کریں اور اس فتنے کا جلد تدارک فرمائیں' اس پر وزیر اعظم بھٹو مرحوم نے حضرت ہزارویؒ کا شکریہ ادا کرکے انہیں احترام سے رخصت کردیا۔" (ہفت روزہ ختم نبوت ج:۱۷ ش:۲۴ اپریل ۱۹۸۵ء از قلم مولانا عبدالکریم ہزارویؒ)

جناب پروفیسر ادریس مفتی صاحب ایک اور خفیہ گوشے کی نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بتایا کہ میں سات ستمبر کے تاریخی اجلاس میں شرکت کے لئے روانہ ہوا تو یہ دیکھ کر

ششدر رہ گیا کہ پورا شہر فوج کے کنٹرول میں ہے۔ ہر طرف آرمی کے نوجوان دکھائی دے رہے تھے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ بھٹو نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ بعد میں بھٹو مرحوم نے مجھے خود بتایا کہ آرمی کے اٹھارہ جنرل اور کور کمانڈر قادیانی تھے۔ ان کے پاس فل پاور تھی' اس لئے مجھے سخت خطرہ تھا کہ کہیں یہ شرارت نہ کریں' چنانچہ میں نے ان سب قادیانی جرنیلوں کو جبری چھٹی پر بھجوایا یا پھر دور دراز علاقوں میں پھینک کر شہر کو کسی قابل اعتماد اور وفادار مسلمان قیادت کے سپرد کر کے پھر اگلا قدم اٹھایا۔" (ہفت روزہ لولاک فیصل آباد ج:۳۱ ش:۳۳ پروفیسر محمد ادریس مغفور)

یوں حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور ان کے رفقاء اور دیگر مسلمانوں کی شبانہ روز محنتیں رنگ لائیں اور بالآخر سات ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن ملت اسلامیہ کی فتح و کامرانی کا سورج طلوع ہوا' اس دن سچ جیت گیا' جھوٹ ہار گیا' حق کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا ہوا اور پاک سرزمین پر قادیانیت ذلیل و رسوا ہو کر ایک گالی بن کر رہ گئی۔ الحمدللہ۔

اس موقع پر اکثر لوگ خوش' مطمئن اور بے فکر ہو کر بیٹھ گئے مگر حضرت ہزارویؒ نے پھر بھی قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھا اور مسلسل تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ انہیں اس راہ میں تنہائی سے وحشت محسوس نہیں ہوئی۔ طرح طرح کے الزامات اور پروپیگنڈے ان کی دل شکنی کا باعث نہ بنے۔ اپنوں کے طعنوں کو سن کر وہ دل برداشتہ نہ ہوئے اور بے مہریٔ دوران سے اکتا کر ہاتھوں پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ گئے بلکہ علالت و نقاہت کے باوجود لڑتے لڑتے اور اپنا کام کرتے کرتے آخر کار ۴/فروری ۱۹۸۱ء کو بھٹہ میں جا کر گو استراحت ہو گئے۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

اللہ اللہ سالار جری وہ لشکرِ ختم نبوت کا
للکار سے اس کی رہتا تھا رعب سے کا صنم لرزاں لرزاں
جب حق کا علم لیکر وہ اٹھا پھر رک نہ سکا بڑھتا ہی رہا
باطل کے بتوں کو ڈھا کر دیتا تھا صنم خانوں میں اذاں
درد سے ہو بے تاب نہ کیوں' آنکھ مری پُر آب نہ کیوں؟
روؤں نہ بھلا کیوں حضرتؒ کو اس دور میں ایسے لوگ کہاں
عاشق وہ تری توحید کا تھا' پروانہ تھا شمع نبوت کا
یارب میری دل سے ہے یہ دعا تو اس کو عطا کر باغ جناں

حضرت ہزارویؒ کی روح مضطرب کا پیغام:

حضرت ہزارویؒ کی آنکھیں بند ہونے کی دیر تھی کہ وہ لوگ جنہیں حضرت ہزارویؒ نے جگائے رکھا تھا' وہ بھی کچھ ڈھیلے سے پڑ گئے' ادھر قادیانیوں کا تو یہ حال تھا کہ انہوں نے دن رات ایک کر ڈالا' قادیانیت کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لئے اپنا تن' من' دھن نچھاور کر ڈالا' اس وقت سے لے کر آج تک قادیانیوں کی سرگرمیاں جاری ہیں' ان کی ریشہ دوانیاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں' ان کی سازشوں اور شرارتوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے' ان کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے' لاہور شہر میں جمعہ کے دن سب سے بڑا اجتماع قادیانیوں کا ہوتا ہے' قادیانی اسلام کے گلشن کو ویران کرنے اور دین کی فصل کو اجاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں' وہ قصر ختم نبوت میں نقب زنی کی ناپاک کوششوں میں لگے ہوئے ہیں' صرف اس سال مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے قادیانیوں نے بیس کروڑ ڈالر کا بجٹ پیش کیا ہے' محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کا ایک ریلا بڑی تیزی سے قادیانی جہنم کی جانب بگٹٹ دوڑا چلا جا رہا ہے' نوکری' چھوکری' زر و زمین کا لالچ دے کر مسلمانوں کی متاع ایمان لوٹی جا رہی ہے' انٹرنیٹ کی طلسماتی دنیا میں قادیانیوں کی سات سو ویب سائٹس ارتداد کے جراثیم پھیلانے میں مصروف ہیں' وطن عزیز کے حساس محکموں میں قادیانی مہرے گھس چکے ہیں' قادیانیوں نے اپنے ہزاروں بچوں کو ولادت سے قبل ہی قادیانیت کے پرچار کے لئے وقف کر رکھا ہے' غرضیکہ ایک منہ زور طوفان ہے جو ہمارے دروازوں پر دستک دے رہا ہے' اک سیلاب بلاخیز ہے جو ہماری دہلیز تک آ پہنچا ہے' ایک خوفناک عفریت ہے جو منہ کھولے ہماری طرف بڑھا چلا جا رہا ہے' مگر کوئی نہیں جو اس کا راستہ روکے' بعض تنظیمیں اور چند خوش قسمت افراد جو اپنی بساط کے مطابق تحفظ ختم نبوت کے لئے کچھ کوششیں و جدوجہد کرتے بھی ہیں' ان کی حوصلہ افزائی کی بجائے ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور تحفظ ختم نبوت کے عظیم کام اور قادیانیت کے تعاقب و تردید کی ذمہ داری نبھانے کو لایعنی کام اور وقت کے تقاضوں سے بے خبری کا نام دیا جاتا ہے' ایسے میں ہم بدقسمت لوگ چپ چاپ' مہر بلب' قحط الرجال کے لق و دق صحرا میں حیران و پریشان کھڑے ہیں۔

اے کاش! آج حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ زندہ ہوتے تو ملت اسلامیہ کے لٹے ہوئے ایمانوں کی پاسبانی کا فرض قرض ادا کرتے' ہائے

باقی صفحہ 26 ر

کشمیر میں قادیانی سازشیں

زیرِ نظر مضمون حضرت مولانا محمد رحمت اللہ میر قاسمی مدظلہ العالی (مہتمم مدرسہ دارالعلوم رحیمیہ باندی پور مقبوضہ کشمیر) کا وہ فکرانگیز اداریہ ہے جو حضرت موصوف نے اپنے مدرسہ کے آرگن ماہنامہ ''النور'' کے لئے تحریر فرمایا۔ قادیانیوں کی شرانگیزی کی وضاحت کے لئے اس مضمون کو ماہنامہ ''النور'' کے شکریہ کے ساتھ شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

حضرت مولانا محمد رحمت اللہ میر قاسمی

۲۳/ جنوری ۲۰۰۳ء کو بارہ مولہ (مقبوضہ کشمیر) کے محلہ کرالہ بار میں جامع مسجد شریف کا افتتاح تھا۔ اس موقع پر بعض علماء کرام نے اطلاع دی کہ علاقہ تنگمرگ (جو اسی ضلع میں واقع ہے) کے بعض دیہات کے بارے میں اطلاع ہے کہ قادیانیوں نے وہاں سے مسلمانوں کے کچھ بچوں کو دینی تعلیم کا جھانسہ دے کر قادیان پہنچادیا ہے۔ یہ علاقہ اس فتنہ سے بالکل خالی تھا' سن کر حیرت کا ہونا لازمی امر تھا' ساتھیوں سے گزارش کی گئی کہ ضرور اس مسئلہ کی فکر کرنا چاہئے' کوئی آدمی وہاں جاکر صورت حال کا جائزہ لے' خود راقم الحروف کا سفر حج تھا' اس وجہ سے چند دن بعد سفر پر روانگی ہوئی' فروری کے اخیر میں واپسی ہوئی' پتہ چلا کہ اس عرصہ میں ساتھیوں کو اس علاقہ میں جانے کی مہلت نہ مل سکی' چند ہی دنوں میں پھر دیوبند دہلی کا سفر درپیش ہوا' اس سفر کی روانگی کے وقت علاقہ بلوامہ سے اطلاع ملی کہ کسی دیہات میں بعض مسلمان نوجوانوں کو پولیس نے اس جرم میں گرفتار کرلیا کہ یہ مرزائیوں کو ستاتے ہیں' چونکہ سفر درپیش تھا اس لئے سوچا کہ واپسی پر صحیح معلومات کرلی جائیں گی' دیوبند پہنچے تو کشمیری طلباء نے بتایا کہ علاقہ شوپیان کے بعض مسلمان طلباء کو مرزائی لوگ قادیان پڑھنے کے لئے لائے ہیں' ان میں سے ایک طالب علم پریشان ہوکر یہاں آیا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے دھوکا دے کر مرزائی لائے۔ میں پی یو سی کی کوچنگ کے لئے جاتا تھا' انہوں نے دینی تعلیم کا جھانسہ دیا اور قادیان پہنچادیا' اب کسی مسلمان مدرسہ میں داخلہ چاہتا ہے' میں نے اس طالب علم سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تاکہ صحیح احوال سے واقف ہوسکوں' لیکن وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھا' جلد ہی میری واپسی تھی۔ دہلی میں حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب دامت برکاتہم نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند و ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت سے ملاقات کے موقع پر فرمایا کہ کشمیر سے اطلاع ہے کہ بعض مسلمان نوجوانوں کو ختم نبوت کے کام کی بناپر گرفتار کیا گیا ہے۔ ان تمام واقعات کی بناپر ذہن میں تشویش ہوئی۔ ۱۶/ مارچ بروز اتوار کو اسی فکرمندی کے ساتھ راقم کی مدرسہ واپسی ہوئی' واپس آکر معلوم ہوا کہ مقامی پولیس کے ڈی ایس پی صاحب ملاقات کے لئے پیغام بھیج رہے ہیں۔ چنانچہ ایک یا دو دن بعد پھر ڈی ایس پی صاحب پہلے تو تنگمرگ علاقہ کے بردہ پورہ جگہ کے بارے میں میری تقریر یا وعظ کا معلوم کرنے لگے' میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ جمعہ کی تقریروں کا معلوم کیا' میں نے بتایا کہ اتنے مہینوں سے سفر لگاتار اور بار بار ہورہے ہیں' یہاں کسی بھی علاقہ میں جانا نہیں ہوا۔ جمعہ یا تو راستے میں واقع مساجد یا مقامات سفر میں ادا ہوئے۔ جب کچھ صورت حال ان کی سمجھ میں آئی تو انہوں نے ضلع کے پولیس افسر (ایس ایس پی) صاحب سے فون پر بات کرائی اور صورت حال بتائی۔ اب معاملہ سمجھ میں آیا کہ اصل میں مرزائی ادھر تو مختلف علاقوں میں مسلمانوں کو مرتد بنانے اور ان کے بچوں کو دینی تعلیم کے عنوان پر قادیان پہنچانے کی محنت کرتے رہے' ادھر انہوں نے میرے خلاف پولیس کے محکمے میں یہ شکایت درج کرائی' جس کا مضمون یہ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف راقم الحروف مذکورہ علاقوں میں تقریریں کرکے مرزائیوں کو واجب القتل قرار دیتا ہے اور اسی قسم کا اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کرارہا ہے' لہٰذا میرے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے یعنی قانونی

کارروائی کی جائے۔ پورے دو صفحات پر مشتمل یہ مضمون تحقیقات کی غرض سے باندی پورہ پولیس اسٹیشن میں آیا تھا' یہ سارا واقعہ درج کرنے سے میرا مقصد اپنے کام کرنے والے حضرات اور مسلمان پولیس افسروں کو یہ بتانا ہے کہ کس طرح سے ہم لوگ غافل ہیں اور مرزائی لوگ اپنے سرکاری عہدوں کا مرزائیت کے لئے ناجائز استعمال کرتے ہیں۔

اب ہم نے ننگرگ علاقہ سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ کارہامہ' ابراور کھارہ پورہ نامی گاؤں کے کم از کم سات مسلمان بچوں کو مرزائی قادیان لے گئے ہیں' ان بچوں کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ مولوی سمجھ کر ہم نے بچے ان کے ساتھ دینی تعلیم کے حصول کے لئے بھیجے' ہمیں کیا معلوم کہ یہ مرزائی ہیں؟ ان بچوں میں سے اب بعض بچے الحمدللہ! واپس آ گئے ہیں اور بعض کے بارے میں ان کے والدین نے بتایا کہ وہ عنقریب واپس آ جائیں گے۔ پلوامہ سے مولانا سید عبدالرشید صاحب نے اطلاع دی کہ وہاں میٹش واڑہ علاقہ میں عیدالاضحیٰ میں امام صاحب ماسٹر بشیر احمد شاہ ساکنہ پڑھلو نے قربانی کے مسائل بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اس طرح اس کی تقسیم مسنون ہے' فلاں فلاں کو دیا جائے۔ مرزائی جن کے بعض لوگ وہاں پولیس میں افسر ہیں' انہوں نے پولیس میں شکایت کی کہ امام صاحب نے یہ تقریر ہمارے خلاف کی' چنانچہ امام صاحب کو گرفتار کر کے دو دن بند رکھا گیا۔ عوام کی کوششوں سے بعد میں ان کو چھوڑ دیا گیا' کچھ دنوں کے بعد مرزائیوں نے مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کی' جھگڑا ہوا' نتیجے کے طور پر آٹھ مسلم نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ میرے خلاف جو رپورٹ درج ہوئی تھی' اس میں اس علاقہ میں بھی میری تقریر کا حوالہ دیا گیا ہے تھا جب کہ آج تک اس علاقہ میں کبھی میرا جانا نہیں ہوا اور جن دنوں یہ واقعہ ہوا' ان دنوں راقم الحروف حج کے مبارک سفر میں تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ مرزائیوں نے جن جن علاقوں میں کام کیا' ان علاقوں کا رپورٹ میں نام درج کر کے اس علاقہ میں راقم الحروف کے نام تقریروں کو منسوب کیا' اس سے انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ مسلمانوں کے علماء کرام پر اس طرح دباؤ رہے گا' اور مرزائی اطمینان سے اس طور پر مسلمانوں کو مرتد بنانے اور ان کے بچوں کو قادیان پہنچانے میں کامیاب ہوں گے۔ مرزائیوں کے جو بھی افسر جہاں پر تعینات ہوتے ہیں' وہ مرزائیت کے پھیلاؤ اور مسلمانوں میں سے جو اس سلسلے میں رکاوٹ بن سکتا ہو' اس کے خلاف کارروائی کی سازشیں کرتے ہیں۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا ہے' پلوامہ کے میٹش واڑہ علاقہ میں مرزائی ڈی ایس پی' سرینگر کنٹرول روم میں ایک مرزائی ایس ایس پی کی موجودگی ان سازشوں کا ذریعہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس سے قبل باندی پورہ میں بھی ایسا ہوا ہے۔ اس وقت واقعہ یہ ہوا تھا کہ ہم لوگوں کی دکانوں پر اور بچوں کو مرزائی لٹریچر دیا گیا تھا' اس لٹریچر پر مقامی مرزائیوں کی لائبریری کی مہر بھی تھی۔ جس سے یہ سہولت ہوئی کہ ایسا کرنے والوں کی نشاندہی ہوگئی۔ ہم لوگوں نے مرزائیوں کو واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ ہمیں یہ برداشت نہیں کہ تم ہمارے گھروں یا دکانوں میں مرزائی لٹریچر پہنچاؤ' اور اس بات پر نگرانی شروع کی کہ کہیں یہ لوگ پھر ہمارے بچوں میں اپنا لٹریچر نہ پہنچا دیں۔ اس کے جواب میں مرزائی پولیس افسروں نے ہمارے خلاف رپورٹیں درج کیں' جب پولیس تحقیق کے لئے آئی اور ہم نے انہیں وہ مہر لگی ہوئی کتابیں دکھائی تو وہ شرمندہ ہوئے' لیکن پھر مرزائی پولیس افسروں نے مسلم نوجوانوں کو ہراساں کرنا شروع کیا' مرزائی پولیس افسر نصیرالدین نے جو سرینگر میں ڈیوٹی پر تھا' وہاں سے اپنے سرکاری سلپ پیڈ پر ایک مسلمان نوجوان کو جو کافی دین دار تھا' اس کے باپ کو دھمکی لکھ کر بھیج دی' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"محترم عبدالعزیز آہنگر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے' کافی دیر سے شکایت مل رہی ہے کہ آپ کا فرزند مسمی آصف آہنگر ہمارے بچوں کو راہ چلتے بلاوجہ اور بے قصور تنگ کرتا رہتا ہے' جس کی وجہ سے انہیں حد سے زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے' ہمیں امید نہیں تھی کہ آپ کے خاندان کا کوئی فرد اس قسم کی ذلیل حرکت کر سکتا ہے' مجھے امید ہے کہ آپ اپنے فرزند کو اچھی طرح سمجھائیں گے اور یہ بات ذہن نشین کرائیں کہ اس کا وطیرہ کسی بھی صورت میں معقول نہیں ہے اور اس کے نتائج کافی برے نکل سکتے ہیں۔ آج تک اگر یہ سب کچھ برداشت کیا' محض آپ لوگوں کی عزت کے لئے کیا اور خیال کیا کہ شاید سدھر جائے گا' لیکن اس کے رویہ میں شاید کسی تبدیلی کا امکان ممکن نہیں' اس لئے آپ کو قبل از وقت ذہن نشین کرا رہا ہوں کہ آپ آخری موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اپنے بگڑے اور گمراہ فرزند کو سدھرنے کی تلقین کریں تاکہ شریف لوگوں کا جینا

حرام نہ ہو جائے' مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

والسلام آپ کا خیر اندیش
نصیر الدین وانی
ایس ایس پی' سرینگر"

ظاہر ہے کہ اگر باندی پورہ میں کسی آدمی کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو مقامی تھانے میں باضابطہ اس کی رپورٹ ہونی چاہئے تھی۔ مقامی پولیس حسب ضابطہ کارروائی کرتی۔ سرینگر میں تعینات ایک پولیس افسر بارہ مولہ ضلع کے باندی پورہ تھانہ کے علاقہ میں رہنے والے ایک نوجوان کو کس طرح سرکاری سلپ پیڈ پر دھمکی نامہ بھیج سکتا ہے؟ کیا یہ ظلم نہیں؟ راقم الحروف کے خلاف جو تحقیقات آئی تھیں' انتظامیہ کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس سلسلے میں پوری تحقیق کرے کہ کس طرح سے یہ سازش رچائی گئی اور کیوں رچائی گئی؟ جب راقم ان تاریخوں میں یہاں پر موجود ہی نہیں تھا' نہ ہی ان علاقوں میں کبھی گیا ہے' تو کس طرح سے ڈی آئی جی یا آئی جی آفس سے یہ کاغذ روانہ کیا گیا؟ جس شخص نے شکایت درج کی ہے' کیا وہ اتنے بڑے پولیس آفس کی نگاہ میں نہیں؟ یہ معاملہ ہے پولیس اور مقامی وزارت داخلہ کے سوچنے کا کہ کیا ان کا فریضہ یہی ہے کہ مرزائیوں کے جھوٹے الزامات کی وجہ سے مسلمانوں کو پریشان کریں؟ علماً کرام کو ہی جوابدہ قرار دیں؟ یا انکی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ایسی خطرناک سازشیں کرنے والوں کو سخت سزا دیں اور اس سے عوام کو مطلع کریں تاکہ آئندہ قادیانی ایسی گھناؤنی حرکتیں نہ کر سکیں۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ علماً کرام محض علم کی روشنی میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ جس نعمت ایمان کو اللہ پاک نے انہیں عطا فرمایا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت والے نبی کا امتی بنایا ہے' اسی نبی رحمت کے امتی ہو کر وہ اس دنیا سے رخصت ہوں' کسی دوسرے جھوٹے نبی کو تسلیم نہ کریں' کیا اس بات کی تبلیغ ناجائز ہے؟ کون سا ایسا عالم ہے جس نے کسی جگہ کسی کو واجب القتل قرار دیا یا اشتعال پیدا کیا؟ علماً کرام کی صرف یہ کوشش ہوتی ہے کہ مسلمان اپنے ایمان پر جمے رہیں' وطن عزیز میں پریشان حالات میں کسی لالچ' روپے یا عورت کے لالچ میں اپنے ایمان کو نہ کھوئیں' کیا ایسا کہنا جرم ہے؟ ہمارے سارے لٹریچر کے ایک ایک حرف کو پڑھا جائے' کیا کسی بھی جگہ اشتعال انگیزی کی گئی ہے؟ کیا اس مسلم اکثریت والی ریاست میں حکومت اور مسلم افسران کی یہ ذمہ داری نہیں کہ جو بے ایمان اپنے عہدوں کا ناجائز استعمال کر کے مسلم نوجوانوں کو تنگ کر رہے ہیں اور علماً کرام کے خلاف جھوٹی رپورٹیں پولیس کے پاس درج کرا رہے ہیں ان کے شر سے غریب' پریشان حال پسماندہ مسلمانوں کو' جو یہاں کے حالات کی بنا پر پہلے سے ہی نڈھال ہیں' بچائیں' انہیں حوصلہ دیں اور ان کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔

دینی دعوت کا کام کرنے والے علماً کرام اور انجمنوں سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ہم سب لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ مرزائی' کشمیر میں سوئے ہوئے ہیں' بعض علماً کرام بھی یہ کہتے ہیں کہ فتنہ سویا ہوا ہے' اس کو مت جگاؤ' کیا تنگمرگ علاقہ یا پلوامہ علاقہ کے یہ مسلمان بچے جن کو قادیان پہنچایا گیا تھا (اور محض اللہ پاک کی توفیق سے ان کی واپسی ہوئی' اللہ کرے باقی بچے بھی واپس پہنچ جائیں) آپ کے دلوں پر اب بھی اس بات کی دستک نہیں دیتے کہ خطرناک محنت ہو رہی ہے اور یہ ارتداد کی محنت ہے؟

کیا مرزائیوں کے کفر میں آپ کو کوئی شک ہے؟

فروعی اختلاف کے باوجود ہمارے بچے مسلمان ہی ہیں' نوجوان مسلمان ہی ہیں' جو مسلمان نوجوان یا بچہ مرزائی کے ہاتھ پہنچ گیا' اس کے ایمان کے لئے آپ پر بھی کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ کیا ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ جہالت اور ناواقفیت کی بنا پر کلمہ گو مسلمانوں کو مشرک قرار دیں؟ فروعی مسائل میں اختلافات کو ہوا دے کر مسلمانوں کو مزید دور کر دیں اور یہ سب اسلام اور توحید کے نام پر ہو؟ قربانی کے مسائل پر پورے کشمیر میں انتشار پیدا کر دیں اور یہ دین کی خدمت نظر آئے؟ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ختم نبوت ہی آپ کے سر مبارک پر عظیم تاج ہے جو دوسرے انبیاً سے آپ کا امتیاز ہے' ہماری عالی شان مسجدوں' فلک بوس مدرسوں' پرہجوم خانقاہوں اور عظیم الشان انجمنوں' جماعتوں' یتیم خانوں' فلاحی اداروں کی موجودگی میں اگر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بھی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف چلا گیا تو ہم آخرت میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے' خدارا وطن عزیز کے اطراف واکناف کا جائزہ لیجئے۔ ان پریشان کن حالات میں باطل فرقے خصوصاً مرزائی اور عیسائی بہت ہی منظم انداز میں غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک ہم سے اس عظیم دین کی حفاظت کا کوئی کام لے لے تو ہم پر اس کا احسان عظیم ہوگا۔ واللہ الموفق المعین۔

☆☆..........☆☆

عالمی خبروں پر ایک نظر

ننگر پارکر میں قادیانیوں کی کھلے عام غیر قانونی سرگرمی

مٹھی (رپورٹ: مولانا خان محمد کندھانی) شہر ننگر پارکر سندھ کے ریگستانی ضلع مٹھی کا انڈیا بارڈر سے ملنے والا ایک شہر ہے' پسماندہ ہونے کی وجہ سے اس علاقہ میں قادیانی ملکی بارڈر کی سالمیت اور اسلامی نظریاتی حدود کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں دن رات مصروف ہیں۔ انہوں نے مقامی سادہ لوح لوگوں کو لالچ دے رکھا ہے۔ چونکہ ابھی تک اعلیٰ عہدوں پر قادیانی موجود ہیں تو وقتاً فوقتاً جب اس سائیڈ میں قادیانی افسر ہوتا ہے تو یہ گروہ ملکی بارڈر سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کا کام بھی کرتے رہتے ہیں' ورنہ یہود و نصاریٰ کی طرح لوگوں کی غربت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں لالچ دے کر ناجائز فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اور کھلے عام قانون کو پامال کرتے ہوئے شعائر اسلام کو استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتے رہتے ہیں۔ یہ قول شاعر مشرق علامہ اقبال کا بالکل درست ہے: ''قادیانی اسلام و ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' گزشتہ دنوں بندہ نے مقامی مسلمانوں کی طرف سے شکایت موصول ہونے پر علاقے کا تفصیلی دورہ کیا اور اس دوران جو کچھ مشاہدہ میں آیا' اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ننگر پارکر شہر میں قادیانیوں نے ایک عبادت گاہ (مرزاڑہ) بنایا ہے' جس پر نمایاں جو دور سے نظر آتا ہے' کلمہ طیبہ اور درود ابراہیمی لکھ رکھا ہے اور ایک ڈسپنسری ہے' جس میں ٹیبل پر آنجہانی مرزا کی تصویر کے ساتھ کلمہ طیبہ کی تختی نمایاں رکھی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں پڑھے لکھے نوجوان مسلمانوں کو کمپیوٹر سکھانے کے بہانے قادیانی تبلیغی ڈش چینل اور ویب سائٹ دکھاتے رہتے ہیں۔ مقامی ذمہ دار مسلمانوں نے بتایا کہ قادیانیوں نے مزید چار ایکڑ زمین بجلی کے گریڈ اسٹیشن کے قریب خریدی ہے' جہاں وہ ہسپتال و ہاسٹل بنانے کا پروگرام رکھتے ہیں' جس کے لئے کروڑوں روپے اپنی جماعت سے منظور کروالئے ہیں۔ مصدقہ اطلاع کے مطابق ننگر پارکر شہر کے علاوہ گرد و نواح کے دیہات میں قادیانیوں نے اپنے سینٹر قائم کر رکھے ہیں' جہاں وہ قرآن مجید کی تعلیم بھی دے رہے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں' جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے: گوٹھ ٹولھورو یہاں مرزاڑہ ڈسپنسری بنائی گئی ہے' گوٹھ بیکاسر' گوٹھ حیاسر' گوٹھ سوبلائی' گوٹھ ڈیڈرائی' گوٹھ کھڈیو' گوٹھ کاسبو۔ واضح رہے کہ یہ کاسبو گوٹھ وہ علاقہ ہے جہاں ملکی و غیر ملکی سیاح شوقیہ شکار کرتے تھے۔ گوٹھ کوبا' گوٹھ جوڑیہ' گوٹھ سورایادھر' گوٹھ اونٹ کہاریہ' گوٹھ کوٹ بند' گوٹھ کولی ویری' گوٹھ کوبیا' گوٹھ ساڈروس' گوٹھ دوتز' گوٹھ ڈانودھاندل' گوٹھ کانٹھو بھیل' مذکورہ بالا گوٹھوں میں چند کے سوا باقیوں میں آمد و رفت کا کوئی مستقل نظام نہیں ہے' قادیانیوں کے پاس اپنے تھر موبائل موجود ہیں' جس کے ذریعے وہ آتے جاتے ہیں اور پروگرام کرتے رہتے ہیں' جس کے اندر رفاہی رنگ میں لالچ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو بھی ورغلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہ علاقہ بارڈر کے قریب ہونے کی وجہ سے حساس علاقہ ہے اور ملک کی تقریباً تمام ایجنسیاں موجود ہیں لیکن باوجود اس کے کہ قادیانی غیر اسلامی حرکتوں اور شعائر اسلام کی توہین جیسے جرائم کا کھلے عام ارتکاب کرنے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کر رہے ہیں۔ ان حالات کے تناظر میں ضلعی انتظامیہ کو بروقت درخواست بمعہ تصویروں کے جاچکی ہے' لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے' جس کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور حالات کشیدہ ہونے کا خطرہ دن رات بڑھ رہا ہے۔

مرزائیوں کو ان کے عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ضلع سیالکوٹ پیر سید شبیر احمد گیلانی' مرکزی مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر اور حافظ محمد ثاقب نے ختم نبوت یوتھ فورس کا اجمل ساغر بٹ کو کنوینر مقرر کیا ہے اور ان کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر ضلع سیالکوٹ میں رکنیت سازی

کریں اور تنظیم کو منظم کریں۔ اس موقع پر تنظیم کو ملک بھر میں منظم کرنے کے سلسلہ میں مشاورت کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ موجودہ دگرگوں ملکی صورت حال میں مرزائی اس تاک میں بیٹھے ہیں کہ اپنے جھوٹے اور من گھڑت مذہب کو پھیلایا جائے' لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے عزائم کو کسی طور پر کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

کشمیر کو کسی صورت قادیانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے: ختم نبوت کانفرنس پلندری' آزاد کشمیر

آزاد کشمیر (نمائندہ خصوصی) مدرسہ تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ۲۷/ جون ۲۰۰۳ء کو صبح ۱۱ بجے ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ مدرسہ کے شیخ الحدیث' آزاد کشمیر کی معروف دینی شخصیت حضرت مولانا یوسف خان صاحب نے بذات خود کانفرنس میں خوب دلچسپی لیتے ہوئے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی ایم این اے پشاور' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا مفتی محمود الحسن' حضرت مولانا خالد میر' حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے بطور خاص شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے کی' بعد از نماز جمعہ کثیر اجتماع نے حضرت اقدس سے بیعت کی اور ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کا جذبہ ظاہر کیا۔ ۲۶/ جون علماء کے ایک بڑے اجلاس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے حضرت کی صدارت میں بیان کیا اور اس عظیم الشان کام پر علماء کے شاندار کردار پر زور دیا اور علماء سے گزارش کی کہ وہ اس کام کی طرف توجہ فرمائیں اور اس کو وقت دیں۔ تمام علماء کرام نے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ کانفرنس کے منتظمین خصوصاً صاحبزادہ سعید احمد آف پلندری خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں' جنہوں نے انتھک محنت کرکے اس کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

دعائے صحت کی اپیل

میرپورخاص (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون محمد سجاول خان کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیانیوں سے نہ کاروبار جائز ہے اور نہ تعلقات: پیر ایوب جان سرہندی

کنری (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں سے کسی قسم کے تعلقات رکھنا اسلام سے دشمنی کے مترادف ہے۔ ان سے کاروبار کرنا' ان کو دکان' مکان کرایہ پر دینا' ان سے لین دین تمام ناجائز ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پیر محمد ایوب جان سرہندی سجادہ نشین گلزار خلیل سامارو نے حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کی یاد میں منعقد ہونے والے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ جو مسلمان قادیانیوں سے تعلقات رکھتا ہے' ان کے ساتھ کاروبار کرتا ہے' اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی تعلق کمزور ہے اور اس کمزور دلی تعلق کا ہونا اس کے ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ پیر ایوب جان سرہندی نے اعلان کیا کہ میرے تمام مرید قادیانیوں کا سخت تعاقب کریں اور ان کا بائیکاٹ کریں۔

مولانا غلام مصطفیٰ کا ضلع سرگودھا کا تبلیغی دورہ

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی' چناب نگر کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ نے ضلع سرگودھا کی مختلف مساجد اور مدارس میں ختم نبوت کے عنوان پر درس دیئے اور لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ مقامی علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ مرکزی جامع مسجد و مدرسہ مفتاح العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ قادیانی' مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ پر مبنی دجل و فریب سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مسلمان اب ان کی چالوں اور کفر کو سمجھ گئے ہیں اور ان کے دجل و فریب میں نہیں آئیں گے۔ جامع مسجد بلاک نمبر ۲۱ سرگودھا میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو نبی کا دشمن ہے' وہ مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے' جامع مسجد ابوبکر صدیق خوشاب میں انہوں نے خطاب کرتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی آمد اور علامات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ جامع مسجد عائشہ سبزی منڈی سرگودھا اور احمد نگر میں ہائی اسکول والی مسجد میں سیرت النبی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام معجزات کو اللہ تعالیٰ نے سچا کیا جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی میں ایک بھی بات سچی نہ

ہوئی۔ جامع مسجد ریلوے کالونی سرگودھا' جامع مسجد گول چوک سرگودھا' جامع مسجد نور ریلوے روڈ سرگودھا' جامع مسجد فاروق اعظمؓ سرگودھا' جامع مسجد توکلی اسلام پورہ' جامع مسجد سنہری سیٹلائٹ ٹاؤن' جامع مسجد محمدیہ کلب روڈ' جامع مسجد رحمانیہ اسلام پورہ سرگودھا' جامع مسجد عثمانیہؓ فاطمہ جناح روڈ سرگودھا' جامع مسجد بلاک نمبر۲' جامع مسجد بلاک نمبر ۲۳' جامع مسجد ۴۶ چک نزد قینچی موڑ سرگودھا میں بھی انہوں نے خطاب کیا اور مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا قادیانی پر تفصیل سے بیان کیا اور ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا۔

مولانا خدابخش اور مولانا غلام مصطفیٰ کا چنیوٹ اور سلانوالی کا تبلیغی دورہ

چنیوٹ (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا خدابخش مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان اور مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے چنیوٹ اور سلانوالی کا تبلیغی دورہ کیا۔ حضرت مولانا خدابخش نے جامع مسجد حذیفہؓ چنیوٹ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کو تفصیل سے بیان کیا اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ کو نبی بناتے' لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے سب سے پہلے محافظ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ مولانا خدابخش نے جامع مسجد و مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ میں بھی عوام الناس اور طلباً سے خطاب کیا۔ اس موقع پر ختم نبوت کا لٹریچر وافر مقدار میں تقسیم کیا گیا۔ سلانوالی کی جامع مسجد غلہ منڈی میں حضرت مولانا خدا بخش نے خطاب کرتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب کے ماننے والوں کا قتل ہونا' اسود عنسی کا یمن میں قتل ہونا اور صحابہ کرام کا مسئلہ ختم نبوت کا دفاع کرنا اور اس سلسلے میں شہید ہونا بیان کیا۔ جامع مسجد مدنی میں مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کیا اور جماعت کی رکنیت سازی کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ جامع مسجد عمرؓ فاروق سلانوالی اور جامع مسجد عمرؓ میں بھی انہوں نے خطاب کیا اور رکنیت سازی کی۔ اس موقع پر مقامی جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مدرسہ حسینہ حنفیہ سلانوالی میں علماً کرام کا ایک اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سلانوالی کے امیر حضرت قاری محمد ادریس' ناظم: پیر جی محمد افضل الحسینی' ناظم تبلیغ: قاری محمد افضل' ناظم نشرواشاعت: شیخ ابوذر غفاری ایڈووکیٹ' خزانچی: حافظ عبدالستار ہوں گے' اس موقع پر قاری محمد اکرم مدنی اور قاری خوشی محمد بھی موجود تھے۔ اس انتخاب کی نگرانی مولانا غلام مصطفیٰ اور حضرت مولانا خدابخش نے کی۔

ایک قادیانی کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) ۷/ جولائی کو محمد عطاالخبیر ولد رمضان محمد چوہدری نامی ایک قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنی رضا ورغبت اور مکمل آزادی کے ساتھ قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنے کا حلفیہ اقرار کیا۔ انہوں نے اقرار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ ﷺ کے بعد تاقیامت کسی کو تشریعی' غیر تشریعی اور ظلی یا بروزی نبوت نہیں ملے گی۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل یقین کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرے یہ دعویٰ نبوت کرے خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ یا تاویل کے ساتھ' ایسا شخص کافر' زندیق' مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون' کذاب' دجال' کافر' مرتد اور زندیق تھا اور وہ اپنے دعوائے مجددیت' مہدویت' مسیحیت' نبوت و رسالت میں سراسر جھوٹا تھا اور اس کے ماننے والے خواہ وہ لاہوری ہوں یا قادیانی (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کافر' زندیق' مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آج کے بعد ان کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ رہے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ بات ان کے ایمان کا حصہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق امت محمدیہ کی رہنمائی فرمائیں گے' اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں بالکل جھوٹا تھا۔ بعدازاں نومسلم کی دین پر استقامت کے لئے دعا کی گئی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی اور مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی بھی موجود تھے۔

قادیانیوں کے عقائد اسلامی عقائد سے متصادم ہیں: مولانا خواجہ خان محمد

لندن (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کے عقائد اسلام کے عقائد سے متصادم ہیں اس بنا پر علماء کرام کو ان کے کفر کا فتویٰ جاری کرنا پڑا۔ اسلام اور پاکستان کی دشمنی قادیانیوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ مسلمانان یورپ قادیانیوں کی ظاہری حالت سے دھوکہ نہ کھائیں اور اپنے دین پر مضبوطی سے جمے رہیں۔ ۳/اگست کو برمنگھم کانفرنس میں قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور کفریہ عقائد کی نشاندہی کی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد، مفتی خالد محمود صاحبزادہ عزیز احمد نے دفتر ختم نبوت میں علماء کرام سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ان علماء کرام نے کہا کہ یورپ اور افریقی ممالک میں قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ایک طرف مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور دوسری طرف ان ممالک کی حکومتوں کو پاکستان کے خلاف رپورٹیں دیتے ہیں اور جھوٹی مظلومیت کا رونا رو کر پاکستان کو بدنام کرتے ہیں۔ اس بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان ممالک میں کانفرنسوں کا آغاز کیا تاکہ جھوٹے پروپیگنڈوں کا موثر جواب دیا جائے۔ اس موقع پر مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا اکرام الحق ربانی، حافظ محمد تمکین، صاحبزادہ رشید احمد، قاری محمد ایوب، صاحبزادہ نجیب احمد، طٰہٰ قریشی، ڈاکٹر خالد اور محمد فیروز بھی موجود تھے۔

اسپین میں پانچ سو سال کے بعد اذان کی آواز دوبارہ گونج اٹھی

غرناطہ اسپین (نمائندہ خصوصی) اسپین میں مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ دور اقتدار کے پانچ سو سال قبل خاتمے اور ملک میں موجود تمام مسلمانوں کے قتل عام یا ان کی ملک سے جبری بے دخلی کے بعد اسپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دوبارہ اس وقت آغاز ہوگیا جب پانچ سو سال بعد غرناطہ میں موذن نے جمعرات ۱۰/جولائی کو ایک نو تعمیر شدہ مسجد میں پہلی مرتبہ اذان دی۔ اس موقع پر نو تعمیر شدہ مسجد کی انتظامیہ کے ترجمان عبدالحق نے جو خود بھی نو مسلم ہیں، کہا کہ یہ مسجد اسپین میں اسلام کی دوبارہ واپسی کی علامت ہے۔ یہ مسجد یورپ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نقطۂ آغاز ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسجد یورپ میں اسلام کے ایک بیرونی مذہب ہونے کے نازیبا تصور کے خاتمے کا باعث ہوگی۔ اسپین کے دیگر شہر قرطبہ وغیرہ اسلامی تہذیب کے اہم مراکز رہے ہیں۔ اس نو تعمیر شدہ مسجد کے تحت تعلیم، قانون، طب اور عربی زبان کی تعلیم کے حوالے سے مختلف کورسز شروع کرنے کا پروگرام ہے جبکہ یورپی مسلمانوں کو سائنس میں اپنے طور پر ڈگری جاری کرنے کی پلاننگ جاری ہے۔ یہ مسجد ان پانچ سو اسپینی مسلمانوں کے لئے روحانی مرکز کا کام دے گی جن کی اکثریت گزشتہ تیس سالوں کے دوران مسلمان ہوئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر لیبیا، متحدہ عرب امارات اور مراکش سے موصول ہونے والے عطیات سے ہوئی ہے۔ مسجد کی افتتاحی تقریب میں غرناطہ کے میئر نے بھی شرکت کی جن کا تعلق اسپین کی حکمران جماعت سے ہے۔ ☆☆

ضروری اعلان

خبریں اور رپورٹیں بھیجنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ خبریں اور رپورٹیں صاف ستھری لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز ان خبروں میں تاریخ کی وضاحت موجود ہونی چاہئے۔ زائد از میعاد خبریں شائع نہیں کی جائیں گی۔ خبریں بھیجنے والے اپنا نام واضح لکھا کریں اور صرف دستخط پر اکتفا نہ کریں۔ انتہائی اہم خبریں، خبر بھیجنے والے کے نام کے ساتھ شائع کی جائیں گی۔

بقیہ: حضرت ہزارویؒ

افسوس! اگر آج حضرت ہزارویؒ ہمارے درمیان موجود ہوتے تو اس سیلاب بلاخیز کے سامنے سینہ تان کر بنیان مرصوص بن جاتے۔

اور ادھر حضرت ہزارویؒ کی مضطرب روح فردوس کے بالاخانوں کے دریچوں سے خواب غفلت میں مدہوش مسلمانوں کو جھنجھوڑ کر اور اپنی ذمہ داریوں سے غافل علماء وطلباء کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے:

فتنۂ قادیانیت اٹھا ہے مسلمانو! اٹھو
خواب سے بیدار ہو للہ دیوانو! اٹھو
حرمت دین محمدؐ کے نگہبانو! اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ، شعلہ سامانو! اٹھو
مٹ رہا ہے دین وحدت اور ہم دیکھا کریں
آؤ پھر پہلا سا جوش زندگی پیدا کریں
چھا رہی ہیں ظلمتیں شمع رسالت کے قریب
خیمہ زن ہیں بجلیاں باران رحمت کے قریب
فتنہ یہ اٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کیلئے
مشعل نور محمد کو بجھانے کیلئے
غیرت دینی تمہاری آزمانے کیلئے
تم ہو ناموس محمدؐ کے نگہبان یاد ہے
تم مسلمان ہو، مسلمان ہو، مسلمان یاد ہے
خواب سے بیدار ہو روح الامین کا واسطہ
متحد ہو رحمۃ للعالمین کا واسطہ
پستیوں کو چھوڑ دو دین مبین کا واسطہ
رفعتوں کو ڈھونڈ لو عرش بریں کا واسطہ
فتنے جتنے اٹھ رہے ہیں سب فنا ہو جائیں گے
تم جو چونکو گے حوادث خود فنا ہو جائیں گے

☆☆

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام تم پر

جناب مجیب بستوی

چمن کی فصلِ بہار تم ہو درود تم پر سلام تم پر
حبیبِ پروردگار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

سکونِ قلب ونظر میسر ہوا تمہارے ہی تذکرے سے
دھڑکتے دل کی پکار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

تمہارے در پر جو آ گیا ہے نہیں گیا ہے کبھی وہ خالی
غنی بہ اس اعتبار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

ہمارے سرور بروزِ محشر نہ ہم ہوں رسوا بہ پیش داور
شفیعِ ہر گناہ گار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

ہماری تاریک زندگی کو تری نظر سے ضیاء ملی ہے
ضیائے لیل و نہار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

خدا کا پیغام لانے والے خودی کا نغمہ سنانے والے
مجھے دلوں کا قرار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

مری طرف بھی نگاہِ رحمت ہو تیری اے صاحبِ رسالت
مجیب کے غمگسار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرین، سیرتِ الصحابہؓ، دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

- خریدار بنیئے — بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے